آیاتہا ۷۵　سورۃ الزمر مکیۃ ۳۹　رکوعاتہا ۸

امام ابن ضریس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے ''دلائل'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ سورۂ زمر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام نحاس رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ سورۂ زمر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ صرف تین آیات مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں جو وحشی کے بارے میں نازل ہوئیں جس نے حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ① اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ② اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ؕ وَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰی ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ؕ۬ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ③ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰی مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ④

''اتاری گئی ہے یہ کتاب اللہ کی طرف سے جو عزیز (اور) حکیم ہے۔ ہم نے اتاری ہے آپ کی طرف یہ کتاب حق کے ساتھ۔ پس آپ عبادت کریں اللہ کی خالص کرتے ہوئے اس کے لیے اطاعت کو۔ خبردار! صرف اللہ کے لیے ہے دین خالص۔ اور جنہوں نے بنالیے اس کے سوا اور والی (اور کہتے ہیں) ہم نہیں عبادت کرتے ان کی مگر محض اس لیے کہ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا مقرب بنادیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا ان کے درمیان جن باتوں میں یہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا اس کو جو جھوٹا (اور) بڑا ناشکرا ہو۔ اگر اللہ چاہتا کہ کسی کو بیٹا بنائے تو چن لیتا اپنی مخلوق سے جس کو چاہتا۔ وہ پاک ہے۔ وہی اللہ ہے جو ایک ہے، سب سے زبردست۔''

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حق سے مراد قرآن ہے۔ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ؕ اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: یہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی ہے آیت وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰی کے بارے میں کہا کہ ہم ان بتوں کی

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہماری شفاعت کریں گے۔(1)

امام ابن مردویہ نے حضرت یزید رقاشی سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ! ہم اپنے اموال شہرت کے حصول کے لیے دیتے ہیں، کیا اس کا ہمیں کوئی اجر ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا مگر جو اس کے لیے ہی خالص عمل کرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت جویبر رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ تین قبائل کے بارے میں نازل ہوئی: بنو عامر، بنو کنانہ اور بنو سلمہ۔ وہ بتوں کی عبادت کرتے اور یہ کہتے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے کہ یہ بات قریش کے بتوں کے بارے میں کہتے اور ان سے پہلے فرشتوں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عزیر علیہ السلام کے بارے میں کہتے تھے۔(2)

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس آیت کو یوں پڑھتے: وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ اسے یوں پڑھتے قَالُوْا مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝

"اس نے پیدا فرمایا ہے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ۔ وہ لپیٹتا ہے رات کو دن پر اور لپیٹتا ہے دن کو رات پر اور اس نے مسخر کر دیا ہے سورج اور چاند کو۔ ہر ایک رواں ہے مقررہ میعاد تک۔ غور سے سنو! وہی عزت والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔"

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے يُكَوِّرُ الَّيْلَ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن پر سوار کر دیتا ہے۔(3)

امام عبد الرزاق، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ ان میں سے ایک کو

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 24-222، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 24-223
3۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 225

marfat.com
Marfat.com

دوسرے پر غالب کر دیتا ہے۔(1)

عبد بن حمید نے قتادہ سے یہ معنی نقل کیا ہے اس (رات) کو اس (دن) پر اور اس (دن) کو اس (رات) پر غالب کرتا ہے۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝

"اس نے پیدا کیا ہے تمہیں فرد واحد سے پھر بنایا اسی سے اس کا جوڑا اور پیدا کیے تمہارے لیے جانوروں میں آٹھ جوڑے۔ وہ پیدا فرماتا ہے تمہیں تمہاری ماؤں کے شکموں میں (تدریجاً) ایک حالت سے دوسری حالت تین اندھیروں میں۔ یہ (قدرت والا) اللہ تمہارا رب ہے، اسی کی حکومت ہے۔ نہیں کوئی معبود بجز اس کے پھر تم کدھر منہ پھیر کر جا رہے ہو۔"

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ کے متعلق یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا (النساء: 1) یعنی آپ کی زوجہ یعنی حضرت حوا کو آپ کی پسلیوں میں سے ایک پسلی سے پیدا کیا۔ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ یعنی نطفہ، جما ہوا خون، گوشت کا لوتھڑا، ہڈیاں اور گوشت پھر بال اگائے۔ یہ تمام چیزیں مرحلہ وار ہوئیں۔ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ سے مراد پیٹ، رحم اور جھلی (جس میں بچہ ہوتا ہے)۔ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ کہا یہ آیت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرح ہے فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ (الزخرف) (2)

عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے مجاہد سے ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ سے یہ مراد نقل کی اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری۔ مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ یعنی نطفہ اور پھر اس کے بعد کے مراحل یہاں تک کہ اس کی خلقت مکمل ہوگئی۔ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ یعنی پیٹ، رحم اور جھلی۔(3)

امام سعید بن منصور، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ جما ہوا خون، گوشت کا لوتھڑا پھر ہڈیاں فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ پیٹ کی تاریکی، رحم کی تاریکی اور جھلی کی تاریکی۔(4)

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو مالک رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ سے مراد پیٹ، رحم اور جھلی ہے۔

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۫ وَ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَ اِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 128، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 226,28,29,30
3۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 228,29,30
4۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 229

marfat.com
Marfat.com

''اگر تم ناشکری کرتے ہو تو بیشک اللہ تعالیٰ کو تمہاری کوئی ضرورت نہیں اور وہ پسند نہیں کرتا اپنے بندوں سے ناشکری کو اور اگر تم شکر ادا کرو تو وہ پسند کرتا ہے اسے تمہارے لیے۔ اور نہیں اٹھائے گا کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ۔ پھر اپنے رب کی طرف تمہیں لوٹنا ہے۔ پس وہ آگاہ کرے گا تمہیں ان کاموں سے جو تم کیا کرتے تھے۔ بیشک وہ خوب جاننے والا ہے سینوں کے رازوں کو۔''

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے ''الاسماء والصفات'' میں حضرت ابن عباس سے اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے: یعنی کفار جن کے دلوں کو پاک کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ نہیں کیا تھا کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے۔ پھر فرمایا وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ یہاں عباد سے مراد اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے ہیں۔ فرمایا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ (الحجر 42) اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلص بندوں کے لیے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت کو لازم کر دیا ہے اور اسے ان کے لیے محبوب بنا دیا۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں سے کفر کو پسند نہیں کرتا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کفر پر راضی نہیں اور نہ ہی اس نے اس کا حکم دیا ہے اور نہ ہی اس کی طرف بلایا لیکن وہ تمہاری طاعت پر راضی ہے۔ طاعت کا ہی اس نے حکم دیا ہے اور اپنی معصیت سے تمہیں منع کیا ہے۔

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ⑧

''اور جب پہنچتی ہے انسان کو کوئی تکلیف (اس وقت) پکارتا ہے اپنے رب کو دل سے رجوع کرتے ہوئے اس کی طرف۔ پھر جب عطا کرتا ہے اسے نعمت اپنی (جناب سے) تو بھول جاتا ہے اس تکلیف کو جس کے لیے فریاد کرتا رہا تھا اس سے پہلے اور بناتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہم مثل تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔ (اے مصطفیٰ! آپ اسے) فرمائیے لطف اٹھا لے اپنے کفر سے تھوڑے دن۔ بیشک تو دوزخیوں میں سے ہے۔''

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مُنِيْبًا اِلَيْهِ کا یہ معنی نقل کیا ہے: اس کے لیے اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے۔(2)

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 230، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 232

marfat.com
Marfat.com

رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۹

"بھلا جو شخص عبادت میں بسر کرتا ہے رات کی گھڑیاں کبھی سجدہ کرتے ہوئے کبھی کھڑے ہوئے (بایں ہمہ) ڈرتا ہے آخرت سے اور امید رکھتا ہے اپنے رب کی رحمت کی۔ آپ پوچھیے کیا کبھی برابر ہو سکتے ہیں علم والے اور جاہل۔ البتہ صرف عقل مند ہی نصیحت قبول کرتے ہیں۔"

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابونعیم نے "حلیہ" میں اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ فرمایا اس کا مصداق حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ آیت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

امام ابن سعد نے طبقات میں اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ (1)

امام جویبر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام جویبر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت حضرت ابن مسعود، حضرت عمار اور حضرت سالم جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم کے غلام تھے، کے بارے میں نازل ہوئی۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ کا یہ معنی نقل کیا ہے: وہ آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ اسے یوں پڑھتے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا یَّحْذَرُ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ (3)

امام ترمذی، امام نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس تشریف لے گئے جبکہ وہ موت کی کیفیت میں تھا۔ پوچھا تو اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے؟ اس نے عرض کی میں امید اور خوف رکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس موقع پر یہ دونوں چیزیں ایک بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتیں مگر جو امید رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے اور جو ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے امن دے دیتا ہے۔ (4)

قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا

1۔ طبقات ابن سعد، جلد 3، صفحہ 250، دار صادر بیروت　2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 237، دار احیاء التراث العربی بیروت

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 235 (35630)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

4۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، جلد 4، صفحہ 540، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

حَسَنَةٌ ۭ وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ۝۱۰ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ۝۱۱ وَ
اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝۱۲ قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ
رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝۱۳ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ۝۱۴

”آپ فرمایئے اے میرے بندو! جو ایمان لے آئے ہو ڈرتے رہا کرو اپنے رب سے (اور یاد رکھو) ان کے لیے جنہوں نے نیک اعمال کیے اس دنیا میں نیک صلہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی زمین بڑی وسیع ہے۔ (مصائب و آلام میں) صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔ فرمایئے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں خالص کرتے ہوئے اس کے لیے اطاعت کو۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں۔ آپ فرمایئے میں ڈرتا ہوں اگر میں حکم عدولی کروں اپنے رب کی، اس بڑے دن کے عذاب سے۔ فرمایئے اللہ کی ہی میں عبادت کرتا ہوں خالص کرتے ہوئے اس کے لیے اپنے دین کو۔“

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میری زمین وسیع ہے۔ پس اس میں ہجرت کرو اور بتوں سے دور رہو۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے بِغَيْرِ حِسَابٍ کی یہ تفسیر نقل کی ہے: اللہ تعالیٰ کی قسم! نہ وہاں کیل ہوگا اور نہ ہی وزن ہوگا۔ (2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ان کے اعمال کے ثواب میں حساب نہیں ہوگا بلکہ انہیں اس سے زائد دیا جائے گا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے یا اسے منتخب کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس پر مصیبت نازل فرما دیتا ہے اور اس پر اسے برانگیختہ کرتا ہے۔ جب وہ دعا کرتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں یہ معروف آواز ہے۔ حضرت جبرئیل امین عرض کرتے ہیں اے میرے رب! تیرا بندہ فلاں ہے، اس کی ضرورت کو پورا کر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے چھوڑ دو۔ میں اس کی آواز سننا پسند کرتا ہوں۔ جب بندہ کہتا ہے اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے! لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ مجھے اپنی عزت کی قسم! تو مجھ سے جس چیز کی دعا کرے گا میں اسے قبول کروں گا۔ تو مجھ سے جو سوال کرے گا میں تجھے وہ عطا کر دوں گا یا تو نے جو سوال کیا ہوگا وہ جلد تجھے دے دوں گا یا اس سے بھی بہتر میں تیرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ کر لوں گا یا اس سے بڑی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 238، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

معیبت تجھ سے دور کردوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میزان نصب کیے جائیں گے۔ اہل مصائب کو لایا جائے گا۔ ان کے لیے میزان نہیں نصب کیا جائے گا۔ ان پر بغیر حساب کے اجر انڈیلا جائے گا یہاں تک کہ اہل عافیت آرزو کریں گے کہ مصائب والوں کو جو فضیلت دی گئی ہے کاش! ان کے جسم قینچیوں سے کاٹ دیے جاتے۔

امام طبرانی، ابن عساکر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے اپنے نانا رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جنت میں ایک درخت ہے جسے شجر بلوی کہتے ہیں۔ قیامت کے روز مصیبت کے مارے لوگوں کو بلایا جائے گا نہ ان کا دیوان لایا جائے گا اور نہ ان کا میزان نصب کیا جائیگا۔ ان پر اجر انڈیلا جائے گا۔ پھر یہ آیت اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ پڑھی۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اہل بلاء قیامت کے روز خواہش کریں گے کہ ان کی جلدیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑮

”پس تم عبادت کرو جس کی چاہو اس کے سوا (نیز) فرما دیجئے اصل نقصان اٹھانے والے وہ ہیں جو گھاٹے میں ڈالیں گے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن۔ سنو! یہی کھلا گھاٹا ہے۔“

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اس آیت کا مصداق کفار ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے آگ کے لیے پیدا کیا۔ دنیا ان سے چلی گئی اور جنت ان پر حرام کر دی گئی۔ (2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اَهْلِيْهِمْ سے مراد جنت والے ہیں۔ انہیں ان کے لیے تیار کیا گیا اگر وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے مگر انہوں نے ان کے ساتھ دھوکہ کیا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے مجاہد سے یہ تفسیری قول نقل کیا ہے: انہوں نے اپنا نقصان کیا۔ وہ جہنم میں زندہ حالت میں ہو کر حسرت کریں گے۔ وہ اپنے اہل کا بھی نقصان کریں گے، ان کا کوئی اہل نہیں ہو گا جو ان کے پاس لوٹیں۔ (3)

امام عبد الرزاق، ابن منذر اور عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کوئی بھی نہیں مگر اسے اللہ تعالیٰ نے جنت والا بنایا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا۔ (4)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔ (5)

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ

1۔ مجمع الزوائد، جلد 3، صفحہ 35 (3818)، دار الفکر بیروت 2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 239 3۔ ایضاً
4۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 129، دار الکتب العلمیہ بیروت 5۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾

"ان (بدبختوں) کے لیے اوپر سے بھی آگ کے شعلے ہوں گے اور نیچے سے بھی آگ کے شعلے۔ ہوں اس (عذاب الیم) سے ڈراتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو۔ اے میرے بندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو"

ابن منذر نے مجاہد سے ظُلَلٌ کا معنی غواش کیا ہے یعنی ڈھانپنے والے۔ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ یہاں ظُلَلٌ کا معنی بستر ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سوید بن غفلہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی جہنمی کو عذاب دینے کا ارادہ کرے گا تو ہر ایک انسان کے لیے اس کے حساب سے آگ کا ایک تابوت بنائے گا۔ پھر اس پر تالا لگائے گا جو آگ کے تالوں میں سے ہوگا۔ اس میں کوئی نشان نہیں ہوگا مگر اس میں ایک کیل ہوگا۔ پھر اس تابوت کو آگ کے ایک اور تابوت میں رکھا جائے گا۔ پھر اس پر آگ کا تالا لگایا جائے گا۔ پھر ان کے درمیان آگ بھڑکا دی جائے گی۔ ان میں سے کوئی بھی نہیں دیکھے گا کہ آگ میں کوئی اور بھی ہے۔ یہ آیت اس آیت لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ (الاعراف:41) جیسی ہے۔ (1)

وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾

"اور جو لوگ بچتے ہیں شیطان سے کہ اس کی عبادت کریں اور (دل سے) جھکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف، ان کے لیے مژدہ ہے۔ پس آپ مژدہ سنا دیں میرے ان بندوں کو جو غور سے سنتے ہیں بات کو پھر پیروی کرتے ہیں اچھی بات کی۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی لوگ دانش ور ہیں۔"

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے کہ یہ دونوں آیات تین افراد کے بارے میں نازل ہوئیں۔ وہ دور جاہلیت میں کہتے تھے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ زید بن عمر بن نفیل، ابوذر غفاری اور سلمان فارسی۔ (2)

ابن مردویہ نے حضرت ابن عمر سے روایت نقل کی ہے کہ سعید بن زید، ابوذر غفاری اور سلمان فارسی احسن القول کے پیروکار تھے احسن القول سے مراد لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ انہوں نے یہ بات کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر اس آیت کو نازل فرمایا۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الطَّاغُوْتَ سے مراد شیطان ہے۔ یہاں واحد ہے جبکہ یہ جماعت ہے۔ یہ ایسی ارشاد یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ (الانفطار:6) کی مثل ہے۔ کہا یہ سب لوگوں کے لیے ہے جنہیں یہ ارشاد فرمایا جبکہ انسان واحد ہے۔ (3)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الطَّاغُوْتَ سے مراد شیطان ہے۔ (4)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 210 (35414)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 241، دار احیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً جلد 23، صفحہ 240 4۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے وَ اَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اَحْسَنَهٗ سے مراد اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔(1)

حکیم ترمذی نے ''نوادر الاصول'' میں ضحاک سے اَحْسَنَهٗ کی یہ تفسیر نقل کی ہے: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو طاعت کا جو حکم دیا۔

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت کلبی رحمہ اللہ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ کی تفسیر میں یہ کہا ہے: اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو مجھے پہلے ہی مرجانا اچھا لگتا۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز نہ ہوتا، اگر میں ایسے لوگوں کی خدمت میں نہ بیٹھتا جو اچھی گفتگو کو یوں اخذ کرتے ہیں جیسے وہ عمدہ پھل لیتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد نہ ہوتا۔

امام جویبر رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: جب آیت لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ (الحجر: 44) نازل ہوئی تو ایک انصاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ غلام ہیں اور میں نے ہر دروازہ کے لیے ایک غلام آزاد کیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کرنے والے کو بلایا۔ اس نے ندا کی جو اس حال میں مرا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت عمر اس قاصد کو ملے، اسے واپس کیا۔ عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ڈر ہے کہ لوگ بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے، وہ عمل نہیں کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی قدر کو جانیں گے تو بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جائیں گے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب کی قدر کو جانیں گے تو وہ اپنے اعمال کو حقیر جانیں گے۔

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝19 لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝20

''بھلا جس پر واجب ہو گیا ہو عذاب کا حکم۔ تو کیا آپ چھڑا سکتے ہیں اسے جو آگ میں ہے؟ البتہ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے بالا خانے ہیں جن کے اوپر اور بالا خانے بنے ہوئے ہیں۔ رواں ہیں جن کے نیچے سے نہریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کیا کرتا۔''

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مجاہد سے لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ کا یہ ترجمہ کیا ہے بلند و بالا مکانات۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 241، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾

”کیا تم نہیں دیکھتے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے آسمان سے پانی پھر جاری کیا اسے زمین کے چشموں سے پھر اگاتا ہے اس کے ذریعہ فصلیں جن کے رنگ جدا جدا ہیں۔ پھر وہ خشک ہونے لگتی ہے۔ پس تو دیکھتا ہے اسے زردی مائل پھر وہ اس کو چورا چورا کر دیتا ہے۔ یقیناً اس (کرشمہ قدرت) میں نصیحت ہے اہل عقل کے لیے۔“

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ کے متعلق یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسمان سے نازل کیا بلکہ یہ چشمے زمین میں رگیں ہیں جو اسے ڈھانک لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ کا یہی مفہوم ہے۔ جسے یہ بات اچھی لگے کہ نمک میٹھا ہو جائے تو وہ اسے بھاپ بنا کر اڑا دے۔

امام ابن جریر، ابو الشیخ نے ”العظمۃ“ میں اور خرائطی رحمہم اللہ نے ”مکارم الاخلاق“ میں امام شعبی رحمہ اللہ سے فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ کے بارے میں یہ کہا کہ چشموں میں پانی آسمان سے بارش کی وجہ سے ہوتا ہے۔(1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے يَنَابِيْعَ کا معنی چشمے نقل کیا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ حضرت کلبی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ چشمے اور کنویں اس پانی کی وجہ سے ہوتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل کیا ہوتا ہے۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾

”بھلا وہ (سعادت مند) کشادہ فرما دیا ہو اللہ تعالیٰ نے جس کا سینہ اسلام کے لیے تو وہ اپنے رب کی طرف سے دیئے ہوئے نور پر ہے۔ پس ہلاکت ہے ان سخت دلوں کے لیے جو ذکر خدا سے متاثر نہیں ہوتے۔ یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔“

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جس کا سینہ کھول دیا گیا ہو وہ ان کی طرح نہیں ہوتا جن کے دل سخت ہوں۔(2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ کیا سینہ کھل جاتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ عرض کی کیا اس کی کوئی علامت ہے؟ فرمایا ہاں۔ دار غرور (دنیا) سے پہلو تہی اور دار خلود (آخرت) کی طرف توجہ اور موت سے پہلے ہی موت کی تیاری۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ﷺ انشراح صدر کیسے ہوتا ہے؟ فرمایا جب نور دل میں داخل ہوتا ہے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 243، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 244

marfat.com
Marfat.com

تو وہ کھل جاتا ہے۔ہم نے عرض کی اس کی علامت کیا ہے؟ فرمایا دار خلود (آخرت) کی طرف توجہ اور دنیا سے اعراض اور موت آنے سے پہلے ہی موت کی تیاری۔

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے ''نوادر الاصول'' میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: اللہ کے نبی! کونسا مومن زیادہ سمجھ دار ہے؟ فرمایا جو موت کو زیادہ یاد کرے اور اس کی اچھی طرح تیاری کرے۔ جب نور دل میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ کھل جاتا ہے۔ عرض کی اے اللہ کے نبی! اس کی علامت کیا ہے؟ فرمایا دار آخرت کی طرف توجہ، دنیا سے اعراض اور موت آنے سے پہلے ہی موت کی تیاری۔ پھر ابو جعفر رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت نقل کی پھر ساتھ اس آیت کا اضافہ کیا۔

امام ترمذی، ابن مردویہ، ابن شاہین نے ''الترغیب فی الذکر'' میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے ''شعب الایمان'' میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر زیادہ گفتگو دل کی سختی ہے۔ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور سخت دل ہوتا ہے۔ (1)

امام احمد رحمہ اللہ نے ''زہد'' میں حضرت ابو حلیہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں کو وصیت کی کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر گفتگو نہ کرو ورنہ تمہارے دل بھی سخت ہو جائیں گے کیونکہ سخت دل آدمی اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے لیکن وہ جانتا نہیں۔ (2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کا کھانا کھانا اور ان کا اس کے بعد سو جانا، یہ ان کے دلوں میں سختی کا باعث ہے۔

امام عقیلی، طبرانی نے ''اوسط'' میں، ابن عدی، ابن سنی اور ابو نعیم دونوں نے ''طب'' میں، بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے اپنے کھانے کو اللہ کے ذکر اور اس کی نماز سے ہضم کرو۔ کھانا کھا کر فوراً نہ سو جاؤ ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ (3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تین کام دل میں سختی پیدا کرتے ہیں۔ کھانے، سونے اور آرام کرنے کی محبت۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾

1۔ سنن ترمذی، جلد 4، صفحہ 525 (2411)، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ کتاب الزہد، صفحہ 73، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 124 (6044)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

"اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے نہایت عمدہ کلام یعنی وہ کتاب جس کی آیتیں ایک جیسی ہیں، بار بار دہرائی جاتی ہیں اور کانپنے لگتے ہیں اس کے (پڑھنے) سے بدن ان کے جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے پھر نرم ہو جاتے ہیں ان کے بدن اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے رہنمائی کرتا ہے اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔"

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاش! آپ ہمیں کچھ ارشاد فرماتے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ پورا قرآن ایک دوسرے کے مشابہ ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مَثَانِيَ کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ قرآن کا بعض بعض کے مشابہ ہے۔ اس کا بعض بعض کی طرف لوٹاتا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کے حلال اور حرام میں سے کوئی چیز مختلف نہیں۔ ایک آیت دوسری آیت کے مشابہ ہے۔ ایک حرف دوسرے حرف کے مشابہ ہے۔ مَثَانِيَ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرائض، حدود اور قضاء کا بار بار ذکر کرتا ہے۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ قرآن تمام کا تمام مثانی ہے: یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کی تعریف ہے۔(2)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مُّتَشَابِهًا کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کا بعض بعض کی تفسیر بیان کرتا ہے۔ اس کا بعض بعض پر دلالت کرتا ہے۔(3)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابو رجاء رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا کے بارے میں پوچھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں قضاء کو بار بار ذکر کیا۔ اس سورت میں آیت ہوتی ہے اور سورت میں ایک اور آیت ہوتی ہے جو اس کے مشابہ ہوتی ہے۔(4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس میں قضاء کو بار بار ذکر کیا ہے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت قتادہ سے تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے: یہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی نعت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کی بیان فرمائی کہ ان کے جسم کانپ رہے ہوتے ہیں، آنکھیں رو رہی ہوتی ہیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ صفت بیان نہیں کی کہ ان کی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 245 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً 4۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

عقلیں جاتی رہتی ہیں اور ان کی عقلوں پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ یہ چیز بدعتیوں میں ہوتی ہے اور یہ شیطان کی طرف ہوتی ہے۔(1)

امام ابن منذر نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر اور وعید کو سنتے ہیں تو ان کے جسموں پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ جب جنت کا اور نرمی کا ذکر سنتے ہیں تو ان کی جلدیں نرم پڑ جاتی ہیں۔

امام سعید بن منصور، ابن منذر، ابن مردویہ نے، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے اپنی دادی حضرت اسماء سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جب قرآن پڑھتے تو وہ کیا کرتے؟ فرمایا ان کی وہی حالت ہوتی جس طرح قرآن نے ان کی صفت بیان کی ہے، ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے اور ان کے جلدیں کانپ رہی ہوتیں میں نے کہا یہاں تو کچھ لوگ ایسے ہیں جب وہ قرآن حکیم سنتے ہیں تو ان پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ کہا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

امام زبیر بن بکار نے "موفقیات" میں عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت نقل کی ہے کہ میں اپنی امی کے پاس آیا۔ میں نے کہا میں نے ایک ایسی قوم دیکھی ہے جن سے بہتر میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو ایک کانپنے لگتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ فرمایا ان کے پاس نہ بیٹھا کرو۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کو قرآن پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہیں تو یہ حالت نہیں پہنچتی تھی۔ کیا تو ان لوگوں کو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا دیکھتا ہے؟۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت قیس بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ بے ہوشی شیطان کی طرف سے ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں قول نقل کیا ہے جو روشنی دیکھتا ہے، فرمایا یہ شیطان کی جانب سے ہے۔ اگر یہ خیر دیکھتا تو اہل بدر اس کے زیادہ مستحق تھے۔

امام حکیم ترمذی نے "نوادر الاصول" میں حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت نقل کی ہے: جب کسی بندے کا جسم اللہ تعالیٰ کے ڈر سے کانپتا ہے تو اس کے گناہ اس سے یوں جھڑ جاتے ہیں جیسے بوسیدہ درخت سے اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: کوئی بندہ ایسا نہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہو، وہ سنت کا ذکر کرے اور رحمٰن کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کے جسم میں کپکپی طاری ہو جائے مگر اس کی مثال اس درخت کی مانند ہے جس کے پتے خشک ہوں، وہ اسی طرح ہو تو اسے ہوا آپہنچے تو اس کے پتے یوں گرتے ہیں جیسے بوسیدہ درخت سے پتے گرتے ہیں۔ کوئی ایسا بندہ نہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہو، وہ سنت کا ذکر کرے اور رحمٰن کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہ پڑیں مگر اسے کبھی آگ نہ چھوئے گی۔

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ قِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 130 (2626)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾

''بھلا وہ شخص جو ڈھال بنائے گا شدید عذاب کے سامنے اپنے چہرہ کو روز قیامت (وہ کتنا بدنصیب ہوگا) اور کہا جائے گا ظالموں کو (اب) چکھو جو کچھ تم کمایا کرتے تھے۔ جھٹلایا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزرے تو آیا ان پر عذاب وہاں سے جہاں سے وہ سمجھ ہی نہیں سکتے تھے۔ پس چکھائی انہیں اللہ تعالیٰ نے ذلت اس دنیوی زندگی میں اور آخرت کا عذاب اس سے بھی بڑا ہے۔ کاش! وہ جان لیتے۔ اور ہم نے بیان کی ہیں لوگوں کے لیے اس قرآن (حکیم) میں ہر قسم کی مثالیں تاکہ وہ نصیحت قبول کریں''۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ اسے منہ کے بل آگ میں گھسیٹا جائے گا یہ ارشاد بھی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ (فصلت:40) کی طرح ہے۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اسے جہنم کی طرف بندھے ہاتھوں کے ساتھ لایا جائے گا۔ پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ سب سے پہلے اس کا چہرہ آگ سے مس کرے گا۔(2)

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾

''اور ہم نے دیا ہے (انہیں) قرآن جو عربی زبان میں ہے جس میں ذرا کجی نہیں تاکہ وہ اللہ سے ڈریں''۔

امام آجری نے ''الشریعہ'' میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے ''الاسماء والصفات'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ مخلوق نہیں ہے۔

امام دیلمی رحمہ اللہ نے ''مسند فردوس'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ سے مراد ہے کہ وہ مخلوق نہیں۔(3)

امام ابن شاہین رحمہ اللہ ''السنۃ'' میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو غیر مخلوق ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 247، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

3۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 3، صفحہ 217 (4628)، مکہ مکرمہ

marfat.com

Marfat.com

امام ابن ابی حاتم نے ''السنہ'' میں اور بیہقی رحمہما اللہ نے ''الاسماء والصفات'' میں حضرت فرج بن زید کلاعی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ لوگوں نے حضرت علی سے کہا کہ تو نے کافر اور منافق کو حکم بنایا ہے۔ فرمایا میں نے مخلوق کو حکم نہیں بنایا، میں نے صرف قرآن کو حکم بنایا ہے۔

بیہقی نے اور ابن عدی نے حضرت انس بن مالک سے روایت نقل کی ہے کہ فرمایا قرآن اللہ کا کلام ہے، اللہ کا کلام مخلوق نہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک جنازہ پڑھا۔ جب میت کو قبر میں رکھا گیا تو اس کے بارے میں ایک آدمی نے کہا اے اللہ جو قرآن کا رب ہے۔ اسے بخش دے۔ حضرت ابن عباس نے اسے فرمایا رک جا اس جیسا کلمہ نہ کہہ۔ قرآن اسی سے شروع ہوا اور اسی کی طرف لوٹے گا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تیری ماں تجھ پر روئے قرآن اسی سے ہے۔(1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے(2) بیہقی نے حضرت سفیان بن عیینہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں ستر سال سے اپنے مشائخ کی صحبت میں رہا۔ ان مشائخ میں حضرت عمرو بن دینار تھے۔ وہ کہتے تھے قرآن اللہ کا کلام ہے جو مخلوق نہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے قرآن کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا نہ وہ خالق ہے اور نہ مخلوق ہے بلکہ یہ خالق کا کلام ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت قیس بن ربیع رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے قرآن کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ اللہ کا کلام ہے۔ میں نے پوچھا مخلوق ہے؟ فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا جو اسے مخلوق گمان کرتا ہے اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا اسے قتل کیا جائے اور اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے۔

فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے مجاہد سے غَيْرَ ذِي عِوَجٍ کا معنی یہ نقل کیا ہے کہ اس میں التباس نہیں۔(3)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾

''بیان فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے ایک مثال، ایک غلام ہے جس میں کئی حصہ دار ہیں جو سخت بدخو ہیں اور ایک غلام ہے جو پورا ایک مالک کا ہے۔ کیا ان دونوں کا حال یکساں ہے۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کو) نہیں جانتے۔''

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَآءُ

1۔ شعب الایمان، جلد 1، صفحہ 189 (168)، دارالکتب العلمیہ بیروت 2۔ ایضاً

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 248، داراحیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

مُتَشٰكِسُوْنَ کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ ایک آدمی کئی معبودوں کی عبادت کرتا ہے۔ یہ ایک مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے بت پرستوں کے بارے میں دی ہے۔ وَ رَجُلًا سَلَمًا ایک آدمی ایک اللہ کی عبادت کرتا ہے اس کے لیے مثال دی ہے۔

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اس سے مراد مشرک ہے۔ شیاطین اس سے جھگڑا کرتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ یہ کس کی عبادت کر رہا ہے۔ وَ رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ اس سے مراد مومن ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے دعوت اور عبادت کو خاص کیا۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں باطل معبودوں اور معبود برحق کی مثال دی ہے۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ شُرَكَآءُ سے مراد بت ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَ رَجُلًا سَلَمًا کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اس میں کسی اور کے لیے کوئی چیز نہیں ہوتی۔(2)

عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے سَلَمًا کو الف کے بغیر لام پر زبر کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مبشر بن عبید القرشی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی قرأت یہ تھی: وَ رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ یہ ایک آدمی کے لیے خالص یعنی وہ ایک آدمی کا تابعدار ہے۔

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

"بیشک آپ نے بھی (دنیا سے) انتقال فرمانا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے۔ پھر تم (سب) روز حشر اپنے رب کے حضور میں آپس میں جھگڑو گے۔"

امام عبد بن حمید، امام نسائی، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ہم ایک زمانہ تک رہے اور ہم خیال کرتے تھے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں اور ہم سے قبل جو اہل کتاب گزرے ہیں ان کے بارے میں نازل ہوئی۔ ہم اپنے بارے میں کہا کرتے تھے ہم کیسے آپس میں جھگڑیں گے جبکہ ہمارا نبی ایک، ہماری کتاب ایک ہے؟ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ ہم میں سے بعض بعض کو تلوار سے قتل کر رہے ہیں، میں پہچان گیا کہ یہ آیت صرف ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔(3)

امام نعیم بن حماد نے 'فتن' میں حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 249، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 23، صفحہ 248
3۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 223 (11310)، دار الفکر بیروت

marfat.com
Marfat.com

اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ہم ایک عرصہ تک زندگی گزارتے رہے۔ ہم یہ خیال کرتے تھے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں کہتا ہم کیوں جھگڑیں گے ہم تو صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں، ہمارا دین اسلام ہے، ہماری کتاب قرآن ہے، ہم اسے کبھی بھی نہیں بدلیں گے اور نہ اس میں تحریف کریں گے، ہمارا قبلہ کعبہ ہے، ہمارا حرم ایک ہے اور ہمارا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ تو ہم کیسے آپس میں جھگڑا کریں گے؟ یہاں تک کہ ہم میں سے بعض بعض کو تلوار سے مارنے لگے، تو میں پہچان گیا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ہم پر یہ آیت نازل ہوئی، ہم یہ نہیں جانتے تھے کہ اس کی تفسیر کیا ہے۔ عبد بن حمید کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: ہم یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی؟ ہم نے کہا ہمارے درمیان باعث نزاع چیز ہی نہیں تو ہم باہم کیوں جھگڑیں گے۔ یہاں تک کہ فتنہ آپڑا۔ ہم نے کہا یہ ہے وہ جس کا ہمارے رب نے ہم سے وعدہ کیا کہ ہم آپس میں جھگڑیں گے۔(1)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی اور ہم نہیں جانتے تھے کہ یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی؟ ہم نے کہا ہمارے درمیان نزاع ہی کوئی نہیں۔ تو ہمارے درمیان باہم جھگڑا کیوں ہوگا اور ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ جب حضرت عثمان بن عفان کو شہید کر دیا گیا تو اس وقت صحابہ نے کہا یہ وہ خصومت ہے جو ہمارے درمیان ہوئی۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت فضل بن عیسیٰ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو عرض کی گئی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم یہ جھگڑا کیسا؟ فرمایا خون ریزی میں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ کے بارے میں یہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو آپ کی وفات کی خبر اور تمہیں تمہاری موت کی خبر دی ہے۔

امام عبد الرزاق، امام احمد، ابن منیع، عبد بن حمید، امام ترمذی جبکہ امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن ابی حاتم، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ، ابونعیم رحمہم اللہ نے ''حلیہ'' میں، بیہقی نے ''البعث والنشور'' میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی میں نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا خاص گناہوں کے علاوہ ہمارے درمیان جو باہم نزاع ہوتا ہے۔ اسے بھی ناپسند کیا جائے گا؟ فرمایا ہاں۔ یہ چیز تم پر ناپسند کی جائے گی یہاں تک کہ ایک آدمی ہر صاحب حق کو حق ادا کرے گا۔ حضرت زبیر بن عوام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم! معاملہ بہت سخت ہے۔(3)

امام ابن جریر، طبرانی، ابن مردویہ اور ابونعیم نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت زبیر بن عوام نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم جو خاص گناہ ہوتے ہیں اس کے علاوہ جو ہمارے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 6، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

3۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 272 (2981)، دارالکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

درمیان باہم تنازعات ہیں ان کے بارے میں بھی ہم سے محاسبہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں، تم سے اسی بارے میں محاسبہ ہوگا یہاں تک کہ ہر آدمی حصہ دار کو اس کا حق ادا کردے گا۔ حضرت زبیر نے عرض کی یہ تو بہت سخت معاملہ ہے۔(1)

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ہم کہا کرتے تھے ہمارا رب ایک ہے، ہمارا دین ایک ہے تو پھر یہ جھگڑا کیسا؟ جب جنگ صفین ہوئی اور ہم میں سے بعض نے بعض پر تلواریں سونت لیں۔ تو ہم نے کہا ہاں یہ وہ ہے۔

امام احمد نے سند حسن سے حضرت ابوہریرہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز ہر شے اپنے حق کے بارے میں جھگڑا کرے گی یہاں تک کہ وہ دو بکریاں جنہوں نے ایک دوسرے کو سینگ مارے ہوں گے۔(2)

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے اسی سند سے جس میں کوئی حرج نہیں، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز سب سے پہلے مرد اور عورت جھگڑا کریں گے۔ اللہ کی قسم! اس کی زبان کلام نہیں کرے گی بلکہ اس کے ہاتھ اور پاؤں اس عورت کے بارے میں گواہی دیں گے جو خاوند کے حق میں ہوگی۔ مرد کے ہاتھ اور پاؤں ان چیزوں کے بارے میں گواہی دیں گے جن کا خاوند ذمہ دار تھا۔ پھر آدمی اور اس کے خادم کو اسی طرح بلایا جائے گا۔ پھر بازار والوں اور وہاں جو چیزیں وہاں موجود ہوتی انہیں بلایا جائے گا۔ پھر چھوٹے درہم اور قیراط کو طلب کیا جائے گا لیکن اس کی نیکیاں اسے دے دی جائیں گی جس پر ظلم ہوا اور مظلوم کی برائیاں ظالم پر ڈال دی جائیں گی۔ پھر جابروں کو لوہے کی بیڑیوں میں لایا جائے گا اور کہا جائے گا انہیں آگ کی طرف لے جاؤ۔ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ وہ اس میں داخل ہوں گے یا جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (مریم: 71)(3)

امام احمد اور طبرانی رحمہما اللہ نے سند حسن کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز سب سے پہلے جھگڑنے والے دو پڑوسی ہوں گے۔(4)

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظالم امیر کو لایا جائے گا تو رعیت اس سے جھگڑا کرے گی۔

امام ابن مندہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ لوگ قیامت کے روز آپس میں جھگڑا کریں گے یہاں تک کہ روح اپنے جسم کے ساتھ جھگڑا کرے گی۔ روح جسم سے کہے گی تو نے یہ کام کیا۔ جسم روح سے کہے گا تو نے یہ حکم دیا تھا اور تو نے ہی اس عمل کو مزین کر کے پیش کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے ایک فرشتہ بھیجے گا۔ وہ ان دونوں سے کہے گا تم دونوں کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جن میں سے ایک اپاہج بینا ہے اور دوسرا اندھا ہے۔ دونوں ایک باغ میں داخل ہوتے ہیں تو اپاہج اندھے سے کہتا ہے میں یہاں پھل دیکھتا ہوں لیکن میں وہاں پہنچ

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 223 (11311)، دارالفکر بیروت
2۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 390، دار صادر بیروت
3۔ مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 632 (18388)
4۔ ایضاً، جلد 8، صفحہ 311 (13572)

marfat.com
Marfat.com

نہیں سکتا۔ اندھا کہتا ہے میرے کندھے پر سوار ہو جاؤ اور پھل لے لو وہ اس کے کندھے پر سوار ہو جاتا ہے اور اپاہج پھل لے لیتا ہے۔ تو بتاؤ ان میں سے زیادتی کرنے والا کون ہے؟ دونوں کہتے ہیں دونوں زیادتی کرنے والے ہیں۔ فرشتہ دونوں سے کہتا ہے تم دونوں نے اپنے خلاف فیصلہ کر دیا یعنی جسم روح کے لیے سواری کی طرح ہے جبکہ روح اس کا سوار ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ سچا جھوٹے کے ساتھ، مظلوم ظالم کے ساتھ، ہدایت یافتہ گمراہ کے ساتھ اور کمزور تکبر کرنے والے کے ساتھ جھگڑا کرے گا۔(1)

امام احمد رحمہ اللہ نے ''زہد'' میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے جنازہ دیکھا۔ پوچھا یہ کون ہے؟ حضرت ابو درداء نے کہا یہ تو ہے یہ تو ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ۔(2)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝۳۲ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝۳۳ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۴ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۳۵

''پس اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے اور تکذیب کرتا ہے اس سچ کی جب وہ اس کے پاس آیا۔ کیا جہنم میں کفار کا ٹھکانہ نہیں ہے؟ اور وہ ہستی جو اس سچ کو لیکر آئی اور جنہوں نے اس سچائی کی تصدیق کی یہی لوگ ہیں جو پرہیزگار ہیں۔ انہیں ملے گا جو وہ چاہیں گے اپنے رب کے پاس سے۔ یہ صلہ ہے محسنوں کا۔ تاکہ ڈھانپ لے اللہ تعالیٰ ان سے ان کے بدترین اعمال کو اور عطا فرمائے انہیں اجر ان کے بہترین اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔''

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ صَدَّقَ سے مراد قرآن ہے اور صَدَّقَ بِهٖ سے مراد مومن ہیں۔(3)

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے ''الاسماء والصفات'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ صدق سے مراد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور بہ میں ضمیر سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ پس شرک سے بچو۔(4)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 5، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ کتاب الزہد، صفحہ 167، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 6،7
4۔ ایضاً، جلد 24، صفحہ 7،9

marfat.com
Marfat.com

امام ابن جریر، باوردی نے "معرفة الصحابه" میں اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت اسید بن صفوان سے روایت نقل کی ہے، انہیں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے صحبت حاصل تھی۔ کہ الذی جاء بالحق سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صَدَّقَ بِهٖۤ سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ روایت اسی طرح ہے شاید حضرت علی شیر خدا کی قرأت ہے۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صَدَّقَ بِهٖۤ سے مراد حضرت علی بن ابی طالب ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے مراد جبرائیل اور صَدَّقَ بِهٖۤ سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ضریس، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس آیت کا مصداق قرآن والے ہیں جو قیامت کے روز قرآن کے ساتھ آئیں گے۔ وہ کہیں گے یہ وہ چیز ہے جو تم نے ہمیں عطا کی۔ جو کچھ اس میں ہے ہم نے اس کی اتباع کی۔(2)

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَ یُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾

"کیا اللہ کافی نہیں اپنے بندے کے لیے؟ (یقیناً کافی ہے) اور وہ (نادان) ڈراتے ہیں آپ کو ان معبودوں سے جو اللہ تعالیٰ کے سوا ہیں اور جسے اللہ گمراہ ہونے دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور جس کو ہدایت بخش دے اللہ تعالیٰ تو اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا نہیں ہے اللہ تعالیٰ زبردست، انتقام لینے والا؟"

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سدی سے یہ قول نقل کیا ہے کہ عَبْدَهٗ سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔(3)

عبد الرزاق اور ابن منذر نے قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مجھے ایک آدمی نے کہا کہ مشرکوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ ہمارے معبودوں کو گالیاں دینے سے رک جائیں یا تو انہیں حکم دے گا تو وہ تجھے مخبوط الحواس بنا دیں گے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔(4)

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مِنْ دُوْنِهٖ سے مراد معبودان باطلہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو بھیجا تا کہ عزیٰ کے بت کو توڑ دے۔ تو اس کے خادم نے کہا وہی اس کا منتظم تھا۔ اے خالد! میں تجھے اس سے خبردار کرتا ہوں اس کے سامنے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکی۔ حضرت خالد بن ولید کلہاڑا لے کر اس کی طرف بڑھے اور اس کی ناک کاٹ دی۔(5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 7، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً، جلد 24، صفحہ 10
4۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 133 (2634)، دار الکتب العلمیہ بیروت 5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 10

marfat.com
Marfat.com

امام فریابی اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مِنْ دُوْنِهٖ سے مراد بت ہیں۔

وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾

"اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو؟ تو ضرور کہیں گے اللہ نے۔ آپ فرمائیے پھر ذرا یہ تو بتاؤ کہ جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا اگر اللہ تعالیٰ مجھے کچھ تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا یہ معبود دور کر دیں گے اس تکلیف کو یا اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر کچھ رحمت فرمانا چاہے تو کیا وہ روک سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو۔ فرما دیجیے مجھے کافی ہے اللہ تعالیٰ، فقط اسی پر بھروسہ کرتے ہیں بھروسہ کرنے والے۔ فرمائیے اے میری قوم! تم عمل کیے جاؤ اپنی جگہ پر میں اپنا کام کرتا رہوں گا۔ پس تم ضرور جان لو گے کہ کس پر آتا ہے عذاب جو اسے رسوا کر دے گا اور کون ہے جس پر دائمی عذاب اترتا ہے۔ (اے حبیب!) ہم نے اتاری ہے آپ پر یہ کتاب لوگوں (کی ہدایت) کے لیے حق کے ساتھ۔ پس جو ہدایت قبول کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو بھٹکتا ہے تو وہ بھٹکتا ہے اپنے آپ کو گمراہ کرنے کے لیے اور آپ ان (بدبختوں) کے ذمہ دار نہیں۔"

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سے مراد بت ہیں۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ نے پڑھا هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ یہاں کاشفات مضاف ہے۔ اسی طرح مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے بِوَكِيْلٍ کا معنی حفیظ نقل کیا ہے یعنی نگہبان۔(2)

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 10، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 24، صفحہ 12

marfat.com
Marfat.com

فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ؀

"اللہ تعالیٰ قبض کرتا ہے جانوروں کو موت کے وقت اور جن کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا (ان کی روحیں) حالت نیند میں۔ پھر روک لیتا ہے ان روحوں کو جن کی موت کا فیصلہ کرتا ہے اور واپس بھیج دیتا ہے دوسری روحوں کو مقررہ میعاد تک۔ بیشک اس میں (اس کی قدرت کی) نشانیاں ہیں ان کے لیے جو غور وفکر کرتے ہیں۔"

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے اس کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ نفس اور روح کے درمیان سورج کی شعاع ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کی حالت نیند میں نفس کو قبض کر لیتا ہے اور اس کی روح کو اس کے جسم اور جوف میں چھوڑ دیتا ہے جو گھومتی پھرتی رہتی ہے اور زندگی بسر کرتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے لیے یہ ظاہر ہو کہ وہ اسے قبض کرے تو اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے تو وہ مرجاتا ہے یا اس کی اجل کو مؤخر کر دیا گیا ہو تو اللہ تعالیٰ نفس کو جوف (پیٹ) میں اس کی جگہ رکھ دیتا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی نے "اوسط" میں، ابوالشیخ نے "العظمة" میں اور ضیاء رحمہم اللہ نے "مختارة" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ حالت نیند میں زندوں اور مردوں کی روحیں آپس میں ملتی ہیں۔ وہ آپس میں سوال کرتی ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ مردوں کی روحوں کو روک لیتا ہے اور زندوں کی روحوں کو ان کے جسموں کی طرف لوٹا دیتا ہے اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اس میں کچھ بھی غلطی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ اسی بارے میں ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ہر نفس کا ایک سبب ہوتا ہے جو اس میں دوڑتا پھرتا رہتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس پر موت کا فیصلہ فرما دیتا ہے تو وہ نفس سو جاتا ہے یہاں تک کہ سبب منقطع ہو جاتا ہے اور جسے موت نہیں آتی اسے چھوڑ دیا جاتا ہے۔

امام جویبر نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ آسمان اور زمین کے درمیان پھیلا ہوا سبب ہے۔ مردوں اور زندوں کی روحیں اسی سبب کے ساتھ متعلق ہیں۔ مردہ نفس زندہ نفس کے ساتھ متعلق ہوتا ہے۔ جب زندہ نفس کو اس کے جسم کی طرف جانے کی اجازت دی جاتی ہے تا کہ وہ اپنا رزق مکمل کرے تو مردہ نفس کو روک لیا جاتا ہے اور دوسرے کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت فرقد سے روایت نقل کی ہے کہ دنیا کی راتوں میں سے کوئی رات بھی نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ تمام روحوں کو قبض کر لیتا ہے۔ وہ مومن کی روح ہو یا کافر کی ہر نفس سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ اس کے صاحب نے دن میں کیا کام کیا پھر ملک الموت کو بلاتا ہے۔ فرماتا ہے اسے قبض کر لے اور جب موت کا وقت آچکا ہے اسے قبض کر لے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت سلیم بن عامر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 223 (11312)، دار الفکر بیروت

marfat.com
Marfat.com

نے فرمایا آدمی کے خوابوں پر تعجب ہے اس کی خوابیں ایسی ہوتی ہیں جیسے ہاتھ سے پکڑی ہوئی چیز دوسرا آدمی خواب دیکھتا ہے اس کی خوابیں کچھ بھی نہیں ہوتیں۔ حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا اے امیر المومنین! کیا میں آپ کو اسی بارے میں آگاہ نہ کروں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى اللہ تعالیٰ تمام روحوں کو قبض کر لیتا ہے جبکہ وہ نفس اللہ تعالیٰ کے ہاں آسمان میں ہوتا ہے تو وہ سچے خواب ہوتے ہیں اور جو وہ دیکھے جب اسے جسموں کی طرف بھیجا گیا ہو راستے میں شیاطین اسے اچک لیتے ہیں۔ وہ اسی سے جھوٹ بولتے ہیں اور باطل چیزوں کی خبریں دیتے ہیں۔ حضرت عمر حضرت علی شیر خدا کی گفتگو سے متعجب ہوئے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابوایوب سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس وقت یہ بات سنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں فروکش تھے۔ جب آپ نے سونے کا ارادہ کیا تو آپ نے ایک بات کہی جسے ہم سمجھ نہ سکے۔ میں نے آپ سے اسی بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَتُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَتُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى، اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ تَتَوَفَّانِيْ فَاِنْ اَنْتَ تَوَفَّيْتَنِيْ فَاغْفِرْلِيْ وَاِنْ اَنْتَ اَخَّرْتَنِيْ فَاحْفَظْنِيْ۔ اے اللہ! تو تمام نفسوں کو موت کے وقت قبض کر لیتا ہے۔ جو اپنی نیند میں نہیں مرتے تو اسے روک لیتا ہے جس پر موت کا فیصلہ ہو چکا ہو اور دوسرے کو ایک معین مدت تک چھوڑ دیتا ہے، تو نے مجھے پیدا کیا، تو ہی مجھے مارے گا۔ اگر تو مجھے عطا کرے تو مجھے بخش دینا۔ اگر تو مجھے مہلت دے تو میری حفاظت کرنا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بستر پر سونے کے لیے جائے تو ازار کے اندرونی حصہ سے بستر کو جھاڑ دو کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کون اس پر اس کا نائب بنا ہے۔ پھر یہ کہے "اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِاسْمِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ۔" اے اللہ! تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں نے اپنا پہلو رکھا، تیرے نام کے ساتھ ہی اسے اٹھاتا ہوں۔ اگر تو میرے نفس کو روک لے تو اس پر رحم فرما۔ اگر تو اسے چھوڑے تو اس کی اس چیز کے ساتھ حفاظت فرما جس کے ساتھ تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو جحیفہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس سفر میں جس میں صحابہ سورج طلوع ہونے تک سو گئے تھے۔ فرمایا تم مردہ تھے تو اللہ نے تمہاری روحوں کو تمہاری طرف لوٹا دیا۔

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، امام بخاری، ابوداؤد اور امام نسائی رحمہم اللہ نے حضرت ابوقتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں لیلۃ الوادی کے موقع پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحوں کو قبض کر لیا اور جب چاہا اسے تم پر واپس کر دیا۔ (2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں ایک سفر میں نبی کریم

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد 18-17، صفحہ 31 (2714)، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ سنن نسائی، جلد 2، صفحہ 106، دار الحدیث قاہرہ

marfat.com
Marfat.com

ﷺ کے ساتھ تھا۔ فرمایا آج کون ہماری نگہداشت کرے گا۔ میں نے عرض کی میں۔ آپ سو گئے اور اور لوگ بھی سو گئے اور میں بھی سو گیا۔ ہم سورج کی تپش سے جاگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! یہ روحیں بندوں کے جسموں میں عاریۃً رکھی گئی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے انہیں قبض کر لیتا ہے اور جب چاہتا ہے انہیں چھوڑ دیتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ بیدار نہ ہوئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ نماز کی اقامت کہی پھر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی سو جائے اور نینداس پر غالب آ جائے تو وہ ایسا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا۔(1)

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْـًٔا وَّ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اِذَا ذُكِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

"کیا انہوں نے بنا لیے ہیں اللہ کو چھوڑ کر اور سفارشی۔ پوچھیے اگر چہ وہ (مزعومہ سفارشی) کسی چیز کے مالک نہ ہوں اور نہ عقل و شعور رکھتے ہوں۔ آپ فرمائیے سب شفاعت اللہ کے اختیار میں ہے۔ اسی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔ پھر اسی کی طرف تو تم لوٹائے جاؤ گے۔ اور جب ذکر کیا جائے اکیلے اللہ تعالیٰ کا تو کڑھنے لگتے ہیں ان لوگوں کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور جب ذکر کیا جاتا ہے اس کے سوا دوسروں کا تو اسی وقت خوشیاں منانے لگتے ہیں۔"

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ شُفَعَآءَ کا معنی معبود ہیں۔(2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے "البعث والنشور" میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت نہیں کر سکتا۔(3)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اشْمَاَزَّتْ کا معنی بند ہو جاتے ہیں یہ وہ دن تھا جس روز نبی کریم ﷺ نے ان پر النجم سورت کی تلاوت کی تھی۔(4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا

1۔ مجمع الزوائد، جلد 2، صفحہ 77 (1814)، دار الفکر بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 14، دار احیاء التراث العربی بیروت
3۔ ایضاً
4۔ ایضاً، جلد 24، صفحہ 15

marfat.com
Marfat.com

یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ کا معنی یہ ہے کہ یہ چار آدمی جو یوم آخرت پر یقین رکھتے۔ ان کے دل سخت اور متنفر ہو گئے ہیں۔ وہ ابوجہل بن ہشام، ولید بن عتبہ، صفوان اور ابی بن خلف ہیں الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ سے مراد لات اور عزیٰ ہیں۔

امام طستی نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ نافع بن ازرق نے آپ کی خدمت میں عرض کی مجھے اللہ تعالیٰ کے فرمان اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ کے بارے میں بتایئے تو فرمایا کافروں کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے متنفر ہو گئے عرض کی کیا عرب اسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ کیا تو نے عمرو بن کلثوم تغلبی کا شعر نہیں سنا؟ وہ کہتا ہے:

اِذَا غَضَّ النِّفَاقُ لَهَا اشْمَأَزَّتْ — جب اس کا نفاق تروتازہ ہو گیا تو وہ متنفر ہو گئی۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ ان کے دل تکبر اور نفرت کرتے ہیں۔ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ سے مراد معبودان باطلہ ہیں۔(1)

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ بَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾

"آپ عرض کیجیے اے اللہ! اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے! اے جاننے والے غیب اور شہادت کے! تو ہی فیصلہ فرمائے گا اپنے بندوں کے درمیان ان امور میں جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ اور اگر ان کے پاس جنہوں نے شرک کیا زمین میں جو کچھ ہے سب ہو اور اتنا اور بھی اس کے ساتھ، تو چاہیں گے کہ بطور فدیہ ادا کریں اسے برے عذاب کے عوض، قیامت کے دن۔ اور (اس روز) ظاہر ہو جائے گا ان پر اللہ کی طرف سے جس کا وہ گمان بھی نہیں کیا کرتے تھے۔ اور ظاہر ہو جائیں گے ان پر وہ برے اعمال جو انہوں نے کمائے تھے اور گھیر لے گا انہیں وہ (عذاب) جس کا یہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔"

امام مسلم، ابوداؤد اور بیہقی رحمہم اللہ نے "الاسماء والصفات" میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جب رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کا آغاز ان کلمات سے کرتے "اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ وَ اِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ"۔(2)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 15، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ سنن ابوداؤد، جلد 3، صفحہ 374 (745)، مکتبۃ الرشد الریاض

marfat.com
Marfat.com

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ٚ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ
اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ ؕ بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ
سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَیُصِیْبُهُمْ سَیِّاٰتُ مَا
كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

''پس جب پہنچتی ہے انسان کو کوئی تکلیف تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم عطا کر دیتے ہیں اسے نعمت اپنی جناب سے تو کہنے لگتا ہے کہ یہ نعمت مجھے دی گئی ہے (اپنے) علم (وفضل) کے باعث۔ (اے غافل! یوں نہیں) بلکہ یہ آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ کہی تھی یہی بات ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے (جب ہم نے انہیں پکڑا) تو نہ فائدہ پہنچایا انہیں (مال و دولت نے) جو وہ کمایا کرتے تھے۔ پس جو برے کام انہوں نے کئے ان کا نتیجہ انہیں بھگتنا پڑا۔ اور جنہوں نے ظلم کیا ہے ان لوگوں میں سے انہیں بھی عنقریب اپنی بداعمالیوں کی سزا بھگتنی ہوگی اور یہ (ہمیں) عاجز نہیں کر سکتے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کشادہ عطا فرما دیتا ہے رزق جس کو چاہتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے (جس کو چاہتا ہے)۔ یقیناً اس (تقسیم رزق) میں اس کی (حکمت کی) نشانیاں ہیں اہل ایمان کے لیے۔''

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ خَوَّلْنٰهُ کا معنی ہے ہم نے اسے عطا کیا ہے۔ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ یعنی اس شرف پر جو اس نے مجھے عطا کیا ہے۔ (1)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ خَوَّلْنٰهُ کا معنی ہے ہم نے اسے عطا کیا ہے۔ (2)

حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے قول مروی ہے کہ عَلٰی عِلْمٍ کا معنی ہے وہ خبر جو میرے پاس ہے اور فِتْنَةٌ سے مراد مصیبت ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ سے مراد سابقہ امتیں ہیں۔ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ (3)

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 17، دار احیاء التراث العربی بیروت　2۔ ایضاً　3۔ ایضاً، جلد 24، صفحہ 18

marfat.com
Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾

"آپ فرمائیے اے میرے بندو! جنہوں نے زیادتیاں کی ہیں اپنے نفسوں پر، مایوس نہ ہو جاؤ اللہ کی رحمت سے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے سارے گناہوں کو۔ بلاشبہ وہی بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔"

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِہِمْ سے مراد مشرکین مکہ ہیں۔

امام ابن جریر، ابن منذر، طبرانی، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے ابن مردویہ اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے (1) میں نے اس آیت کو اپنے ہاتھوں سے لکھا پھر اسے ہشام بن عاصی کی طرف بھیجا۔

امام طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں کمزور سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی بن حرب جو حضرت حمزہ کا قاتل تھا، کی طرف قاصد بھیجا جو اسے اسلام کی دعوت دے۔ وحشی نے جواب میں عرض کی اے محمد! تو مجھے کیسے اسلام کی دعوت دیتا ہے جبکہ تو یہ گمان کرتا ہے کہ جو آدمی کسی کو قتل کرے یا شرک کرے یا بدکاری کرے تو وہ گناہوں کو پانے والا ہے۔ جس کے بارے میں حکم ہے یُّضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْہٖ مُہَانًا ﴿۶۹﴾ (الفرقان) جبکہ میں نے یہ سب کام کیے ہیں، کیا میرے لیے کوئی رخصت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ كَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۷۰﴾ (الفرقان) شاید میں اس پر قادر نہ ہو سکوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ (النساء:48) نازل فرمائی۔ وحشی نے کہا اسے (معافی کو) میں مشیت کے بعد دیکھتا ہوں۔ اب یہ معلوم نہیں کہ مجھے بخشا جائے گا یا نہیں، کیا اس کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِہِمْ فرمائی۔ وحشی نے کہا یہ بات قابل فہم ہے تو آپ نے اسلام قبول کر لیا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے بھی وہ غلطیاں کی ہیں جو وحشی نے کی ہیں۔ فرمایا کیوں نہیں یہ تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔ (2)

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جب وحشی نے اسلام قبول کیا تو اللہ تعالیٰ نے وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ (الفرقان:68) نازل فرمائی۔ وحشی اور اس کے ساتھیوں نے کہا ہم نے ان تمام گناہوں کا ارتکاب کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا نازل فرمائی۔

امام محمد بن نصر نے کتاب الصلوۃ میں وحشی سے روایت نقل کی ہے: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو معاملہ تھا اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف ڈال دیا تو میں بھاگ گیا: دن کو چھپ جاتا اور رات کو چلتا تھا۔ یہاں تک کہ میں حمیر کے بادشاہوں کے پاس جا پہنچا۔ میں ان کے ہاں جا کر پناہ گزین ہو گیا۔ میں وہاں ہی ٹھہرا ہوا تھا یہاں تک کہ رسول

1۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، مترجم از ابن جریر طبری

2۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 224 (11314)، دار الفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com

الله ﷺ کا قاصد میرے پاس آیا جس نے مجھے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے کہا تو الله، اس کے رسول پر ایمان لے آ، الله تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے، ناحق قتل کرنے، شراب پینے، بدکاری کرنے اور تمام قسم کی فواحش کو چھوڑ دے۔ جنابت کا غسل کرے اور پانچ نمازیں پڑھے گا۔ اس نے کہا الله تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا ہے یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ تو میں نے کہا میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ کی گواہی دیتا ہوں اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور میری کنیت ابوحرب رکھی۔

امام بخاری رحمہ الله نے الادب المفرد میں حضرت ابوہریرہ رضی الله عنہ سے روایت نقل کی ہے: رسول الله ﷺ صحابہ کی ایک جماعت کی طرف آئے جو ہنس رہے تھے۔ فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے ہوتے تو تھوڑا ہنستے زیادہ روتے۔ پھر آپ ﷺ چلے گئے اور لوگ رونے لگے۔ الله تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی: اے محمد! ﷺ تو میرے بندوں کو کیوں مایوس کرتا ہے؟ نبی کریم ﷺ واپس تشریف لائے۔ فرمایا خوش ہو جاؤ۔ ایک دوسرے کے قریب بیٹھو اور ایک دوسرے کو راہ راست دکھاؤ۔(1)

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما الله نے سنن میں حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں، عیاش بن ربیعہ اور ہشام بن عاصی بن وائل نے باہم مشورہ کیا کہ ہم مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرتے ہیں۔ میں اور عیاش نکل پڑے جبکہ ہشام کو دین سے فتنہ میں ڈالا گیا تو وہ فتنہ میں پڑ گیا۔ عیاش کے پاس اس کا بھائی ابوجہل اور حارث بن ہشام آئے۔ دونوں نے کہا تیری ماں نے نذر مانی ہے کہ جب تک وہ تجھے نہیں دیکھے گی اس وقت تک نہ وہ سائے میں جائیگی اور نہ سر کو دھوئے گی۔ میں نے کہا الله کی قسم! یہ دونوں تجھے دین سے برگشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ دونوں اسے لے گئے۔ اسے دین سے برگشتہ کیا تو وہ برگشتہ ہو گیا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت عمر رضی الله عنہ نے کہا میں نے یہ آیت ہشام کی طرف لکھ کر بھیجی تو وہ آ گیا۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ اہل مکہ نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ گمان کرتے ہیں کہ جس نے بتوں کی عبادت کی، الله تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی عبادت کی اور ناحق کسی کو قتل کیا تو اسے نہیں بخشا جائے گا تو ہم کیسے ہجرت کریں اور اسلام قبول کریں جبکہ ہم نے بتوں کی عبادت کی، ناحق لوگوں کو قتل کیا اور ہم مشرک بھی رہے۔ تو الله تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا: الله تعالیٰ کی طرف لوٹو اور اسلام لاؤ۔ الله تعالیٰ دانشمندوں کو عتاب فرماتا ہے۔ حلال اور حرام اہل ایمان کے لئے ہے۔ انھیں ہی الله تعالیٰ نے عتاب کیا اور انھیں ہی حکم دیا کہ ان میں سے کسی نے بھی اپنی ذات پر زیادتی کر لی تو وہ الله تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ وہ توبہ کرے۔ اپنی ذات پر ظلم اور کیا ہوا گناہ اسے توبہ سے نہ روکے جبکہ الله تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں مومنین کا ذکر کیا ہے۔ جب انھوں نے مغفرت کا سوال کیا۔ انہوں نے کہا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْۤ اَمْرِنَا (آل عمران: 147) یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ دونوں عمل کیا کرتے تھے تو الله تعالیٰ نے انہیں توبہ کا حکم دیا۔(2)

امام ابن جریر رحمہ الله نے حضرت عطاء بن یسار رحمہ الله سے روایت نقل کی ہے کہ یہ تین آیات مدینہ طیبہ میں وحشی اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئیں۔(3)

1۔ الادب المفرد، جلد 1، صفحہ 363 (254)، القاہرہ مصر
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 19
3۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

امام ابن جریر نے حضرت ابن عمر سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیات عیاش بن ابی ربیع، ولید بن ولید اور مسلمانوں کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئیں جو مسلمان ہوئے پھر انہیں آزمائش میں ڈالا گیا، تکلیفیں دی گئیں اور وہ دین سے برگشتہ ہو گئے۔ ہم کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ انہیں نہ معاف کرے گا اور نہ ہی کوئی فدیہ قبول کرے گا۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو اسلام لائے پھر اس اذیت کی وجہ سے دین کو چھوڑا جو انہیں اذیت دی گئی۔ تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کاتب تھے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اسے لکھا پھر اسے عیاش، ولید اور اس جماعت کی طرف بھیجا۔ وہ اسلام لے آئے اور ہجرت کی۔ (1)

امام احمد، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اس آیت کے بدلے میں میرے لیے دنیا ومافیہا ہو۔ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم جس نے شرک کیا؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا الا وَمَنْ اَشْرَكَ۔ یہ بات آپ نے تین دفعہ دہرائی۔

امام احمد، عبد بن حمید، ابوداؤد، امام ترمذی جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، ابن منذر، ابن انباری نے مصاحف میں، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اسے کوئی پرواہ نہیں کیونکہ وہ غفور رحیم ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا نے حسن الظن میں، ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ایک قصہ گو کے پاس سے گزرے جو لوگوں کو نصیحت کر رہا تھا۔ فرمایا اے لوگوں کو نصیحت کرنے والے! لوگوں کو مایوس نہ کر، پھر اس آیت کی تلاوت کی۔ (3)

امام ابن جریر نے حضرت ابن سیرین سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی نے پوچھا قرآن حکیم میں کونسی آیت سب سے زیادہ وسعت رکھتی ہے؟ لوگ قرآن کی آیات کا ذکر کرنے لگے۔ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ (النساء:110)۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قرآن حکیم میں يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ سے بڑھ کر کوئی آیت وسعت نہیں رکھتی۔ (4)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مغفرت کی طرف دعوت دی۔ جس کا یہ گمان ہو کہ مسیح علیہ السلام اللہ ہے، جس نے یہ گمان کیا کہ مسیح ابن اللہ ہے، جس نے یہ گمان کیا کہ حضرت عزیز علیہ السلام ابن اللہ ہیں، جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ محتاج ہے، جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ تین میں سے تیسرا ہے اللہ تعالیٰ انہیں فرماتا ہے: اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 21-20، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ سنن ترمذی، جلد 6-5، صفحہ 345 (3237)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 62 (34213)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 21

marfat.com

Marfat.com

اِلَى اللّٰهِ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (المائدہ) پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو دعوت دی جو ان سے بھی بڑی بات کرنے والے ہیں جس نے یہ کہا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى (النازعات) اور کہا مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ (القصص: 38) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جس نے ان آیات کے بعد بھی بندوں کو توبہ سے مایوس کیا اس نے کتاب اللہ سے انکار کیا لیکن ایک بندہ اس وقت تک توبہ نہیں کرتا جب تک اللہ تعالیٰ اس پر نظر کرم نہ فرمائے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ابلیس نے کہا اے میرے رب! میرے اختیارات میں اضافہ کر۔ فرمایا ان کے سینے تمہارے مسکن ہیں، تم ان میں یوں گردش کرو گے جیسے خون دوڑتا ہے۔ عرض کی اے میرے رب! میرے اختیارات میں اضافہ کر۔ فرمایا اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ عِدْهُمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا (الاسراء) حضرت آدم علیہ السلام نے کہا اے میرے رب! تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کر دیا۔ میں اس سے تیری عنایت کے بغیر محفوظ نہیں رہ سکتا۔ فرمایا تیرے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا مگر اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دوں گا جو اسے برے ساتھیوں (شیطانوں) سے محفوظ رکھے گا۔ عرض کی میرے رب! اپنے احسانات میں اضافہ فرما۔ فرمایا ایک نیکی کا اجر دس گنا یا اس سے زیادہ، برائی کا بدلہ ایک یا اسے بھی میں مٹا دوں گا۔ عرض کی اے میرے رب! میرے اوپر احسانات میں اضافہ فرما۔ فرمایا جب تک روح جسم میں ہے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ عرض کی اے میرے رب! میرے رب میرے اوپر احسانات میں اضافہ فرما۔ فرمایا يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

امام احمد، ابو یعلیٰ اور ضیاء رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم غلطیاں کرو یہاں تک کہ تمہاری خطائیں زمین و آسمان کو بھر دیں پھر تم مغفرت طلب کرو تو تمہیں بخش دیا جائیگا۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم غلطی نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئیگا جو غلطیاں کرے گی پھر مغفرت طلب کرے گی تو انہیں بخش دیا جائیگا۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ اور امام مسلم نے حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے گا جو غلطیاں کریں گے تو انہیں بخش دیا جائیگا۔ (2)

امام خطیب رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی اے داؤد! میرے بندوں میں سے ایک بندہ میرے ہاں نیکی لاتا ہے، میں اسے اپنے بارے میں حکم بنا لیتا ہوں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا وہ نیکی کیا ہے؟ فرمایا مصیبت جو اس نے ایک مومن سے دور کی۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا اے اللہ! جو تجھے پہچانتا ہے جس طرح پہچاننے کا حق ہے وہ اس بات کا حقدار ہے کہ وہ تجھ سے مایوس نہ ہو۔

1۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 238، دار صادر بیروت 2۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد 18-17، صفحہ 54 (2748)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے جبرئیل امین نے کہا اے محمد! اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مجھ سے خطاب فرمائے گا۔ وہ کہے گا اے جبریل امین! کیا وجہ ہے میں فلاں بن فلاں کو جہنمیوں کی صفوں میں دیکھتا ہوں؟ میں کہتا ہوں اے میرے رب! ہم اس کی کوئی نیکی تو نہیں دیکھتے تھے جو آج اس کے لئے بھلائی لائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں اسے یہ کہتے ہوئے سنا تھا یا حنان یا منان۔ اس کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میرے علاوہ بھی کوئی حنان اور منان ہے؟ میں جہنمیوں کی صفوں سے اسے پکڑوں گا اور جنتیوں کی صفوں میں داخل کردوں گا۔(1)

امام ابن ضریس، ابو القاسم بن بشیر رحمہما اللہ نے اپنی امالی (2) میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ مکمل فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کی انھیں رخصت نہ دے، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انھیں بے خوف نہ کرے، کسی اور چیز کی رغبت میں قرآن کو نہ چھوڑے، اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں علم نہ ہو، وہ علم نہیں جس میں فہم نہ ہو، وہ کوئی پڑھنا نہیں جس میں تدبر نہ ہو۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مایوسیوں کا ایک پل ہوگا۔ قیامت کے دن لوگ ان کی گردنوں کو روندیں گے۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے: تو لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتا ہے، کیا میں تجھے ایک بات نہ بتاؤں؟ عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا لوگوں کو ہلاک کرنے اور انہیں مایوس کرنے سے بچو۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ گزشتہ امتوں میں ایک آدمی عبادت میں کوشش کرتا۔ اپنے آپ پر سختی کرتا اور لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرتا۔ پھر وہ مر گیا۔ اس نے عرض کی اے میرے رب! تیرے پاس میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا آگ۔ عرض کی میری عبادت اور ریاضت کہاں گئی؟ فرمایا تو لوگوں کو میری رحمت سے مایوس کرتا تھا اور میں آج تمہیں اپنی رحمت سے مایوس کرتا ہوں۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ کچھ لوگ تھے جو شرک میں بہت بڑھ گئے تھے۔ وہ ڈرتے تھے کہ انہیں نہیں بخشا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس آیت کے ساتھ دعوت دی۔(3)

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو مجلز لاحق بن حمید سدوسی سے روایت نقل کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر اس آیت کو نازل فرمایا۔ نبی کریم ﷺ اٹھے، لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور ان پر اس آیت کو تلاوت کیا۔ ایک آدمی اٹھا عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک؟ نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے۔ وہ آدمی بات دوہراتا رہا جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو

1۔ نوادر الاصول، صفحہ 114، دار صادر بیروت 2۔ کتاب کا نام ہے۔

3۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 134، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (النساء: 48)
عبد بن حمید نے عکرمہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا: اس آیت اور مابعد آیت کا آپس میں تعلق ہے۔

وَ اَنِيْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾

"اور (سچے دل سے) لوٹ آؤ اپنے رب کی طرف اور سرخم کرو اس کے سامنے اس سے پہلے کہ آجائے تم پر عذاب پھر تمہاری مدد نہ کی جائے گی۔ اور پیروی کرو عمدہ کلام کی جو اتارا گیا ہے تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اس سے پیشتر کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر تک نہ ہونے پائے۔ (اس وقت) کوئی شخص یہ کہنے لگے صد حیف! ان کوتاہیوں پر جو مجھ سے سرزد ہوئیں اللہ کے بارے میں۔ اور میں تو تمسخر اڑانے والوں سے تھا۔ یا یہ کہے گا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دے دیتا تو میں ہو جاتا پرہیزگاروں میں سے۔ یا یہ کہنے لگے جب عذاب دیکھے کاش! مجھے ایک بار پھر موقع دیا جائے تو میں نیکوکاروں میں سے ہو جاؤں گا۔ ہاں! ہاں! آئی تھیں تیرے پاس میری آیتیں پس تو نے انہیں جھٹلایا اور تو گھمنڈ کرتا رہا اور تو کفر کرنے والوں میں سے تھا"۔

عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ سے وَ اَنِيْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہو۔ (1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عبید بن یعلی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انابہ سے مراد دعا ہے۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ اقوال نقل کیے ہیں کہ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ اللہ سبحانہ نے لوگوں کی بات کرنے سے پہلے بتا دیا کہ وہ کیا بات کریں گے اور ان کے عمل سے پہلے بتا دیا کہ وہ کیا عمل کریں گے وَ لَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿﴾ (فاطر) السّٰخِرِيْنَ سے مراد جن کا حلق کیا گیا ہو۔ الْمُحْسِنِيْنَ سے مراد ہدایت یافتہ۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اگر انہیں دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جاتا تو وہ ہدایت پر قادر نہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 22، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَ لَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۝ (الانعام) اور فرمایا وَ نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ یُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ (الانعام: 110) کہا اگر انہیں دنیا کی طرف لوٹا دیا جاتا تو ان کے اور ہدایت کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جاتی۔ جس طرح ہم نے ان کے اور ہدایت کے درمیان پہلی دفعہ رکاوٹ کھڑی کی۔ (1)

امام آدم بن ایاس، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ کا یہ معنی نقل کیا ہے اللہ کے ذکر میں۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اسے اس بات نے نہیں روکا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو ضائع کر دیا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں سے مذاق کرنے لگا۔ کہا یہ ان میں سے ایک جماعت کا قول ہے اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ کہا یہ دوسری جماعت کا قول ہے اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ کہا کاش! میں دنیا کی طرف لوٹتا۔ کہا یہ ایک اور صنف کا قول ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے قول کو رد کرنے اور ان کو جھٹلانے کے لیے فرماتا ہے بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ۔ (3)

امام احمد، امام نسائی، امام حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جہنمی جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے گا تو یہ اس کی طرف سے شکر ہوگا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ۔ (4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے۔ اس میں اللہ کا ذکر نہ کیا تو قیامت کے روز یہ ان کے لیے حسرت ہوگی۔ اگر وہ جنتی ہوئے تو ہر اس مجلس کا ثواب دیکھیں گے۔ جن میں انہوں نے اللہ کا ذکر کیا۔ اس مجلس کا ثواب نہیں دیکھیں گے تو یہ ان کے لیے حسرت ہوگی۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا: بَلٰى قَدْ جَآءَتْكِ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتِ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتِ وَ كُنْتِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ۔ (5)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ نے اسے پڑھا بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ کاف پر زبر پڑھی۔ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ان سب میں تاء کو نصب دی ہے وَ یُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ یہاں جمع کا صیغہ پڑھا ہے۔

وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَى الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ۝ وَ یُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 26، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 24، صفحہ 25
3۔ ایضاً، جلد 24، صفحہ 27-25
4۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 512، دار صادر بیروت
5۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 225 (11316)، دار الفکر بیروت

marfat.com
Marfat.com

بِمَفَازَتِهِمْ ۖ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾

''اور روز قیامت آپ دیکھیں گے انہیں جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں، اس حال میں کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ کیا نہیں ہے جہنم میں ٹھکانا تکبر کرنے والوں کا؟ اور نجات دے گا اللہ تعالیٰ متقیوں کو کامیابی کے ساتھ۔ نہ چھوئے گی انہیں کوئی تکلیف اور نہ غمگین ہوں گے''۔

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، امام بخاری نے الادب میں، امام ترمذی جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، امام نسائی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے روز متکبروں کو چیونٹیوں کی طرح انسانوں کی صورت میں لایا جائے گا۔ وہ جہنمیوں کا دھوون جو زہر کا آمیزہ ہوگا پئیں گے۔(1)

امام عبد بن حمید اور بیہقی نے حضرت انس سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز متکبروں کو آگ کے تابوتوں میں رکھا جائے گا، انہیں بند کیا جائے گا اور آگ کے سب سے نچلے درجے میں پھینک دیا جائے گا۔

امام عبد بن حمید اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ متکبروں کو قیامت کے روز چیونٹیوں کی صورت میں لایا جائے گا۔ ہر طرف سے ذلت ان پر چھائی ہوگی۔ وہ بڑی آگ میں داخل ہوں گے۔ انہیں زہر کا آمیزہ پلایا جائے گا جو جہنمیوں کا نچڑن ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ زہد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ متکبروں اور جابروں کو چیونٹیوں کی صورت میں لایا جائے گا۔ لوگ انہیں روندیں گے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذلیل و رسوا ہوں گے یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا تو انہیں بڑی آگ کی طرف لے جایا جائے گا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! ﷺ نار الانیار سے کیا مراد ہے۔ فرمایا جہنمیوں کا نچڑن۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ یعنی ان کے اعمال کے واسطہ سے انہیں نجات دے گا۔(3)

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٢﴾

''اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے''۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ تم سے ہر چیز کے بارے میں پوچھیں گے یہاں تک کہ وہ تم سے پوچھیں گے یہ اللہ ہے۔ جس نے ہر چیز کو پیدا کیا؟

1۔ سنن ترمذی، جلد 4، صفحہ 565 (2492)، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ کتاب الزہد، صفحہ 30، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 29، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

اگر تم سے یہ سوال کیا جائے تو کہو اللہ تعالیٰ ہر شے سے پہلے تھا۔ اس نے ہر چیز کو پیدا کیا، ہر چیز کے بعد بھی وہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾

"وہی ہے مالک آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کا اور جو لوگ انکار کرتے اللہ کی آیتوں کا وہی لوگ خسارہ میں ہیں"

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مَقَالِيْدُ سے مراد چابیاں ہیں۔(1)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مَقَالِيْدُ فارسی میں چابیوں کو کہتے ہیں۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ اور حضرت حسن بصری رحمہما اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مَقَالِيْدُ سے مراد چابیاں ہیں۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، فرمایا اس صبح میں نے دیکھا۔ گویا مجھے مقالید اور موازین عطا کیے گئے۔ جہاں تک مقالید کا تعلق ہے اس سے مراد چابیاں ہیں اور موازین سے مراد وہ ترازو ہے جس سے تم وزن کرتے ہو۔ ترازو لائے گئے۔ انہیں زمین و آسمان کے درمیان رکھ دیا گیا۔ مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا۔ امت لائی گئی۔ اسے دوسری پلڑے میں رکھا گیا۔ میں ان پر بھاری ہوگیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق کو لایا گیا، انہیں پلڑے میں رکھا گیا، ان کے ساتھ وزن کیا گیا۔ پھر حضرت عمر کو لایا گیا، انہیں ایک پلڑے میں اور دوسرے پلڑے میں ان کا وزن کیا گیا پھر میزان کو اٹھا لیا گیا۔

امام ابو یعلیٰ، یوسف قاضی نے سنن میں، ابو الحسن قطان نے مطولات میں، ابن سنی نے عمل یوم ولیلۃ (3) میں، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ اے عثمان! جس نے ہر دن میں یہ کلمات سو بار کہے اللہ تعالیٰ اسے دس خصلتیں عطا فرمائے گا۔ (۱) اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (۲) اس کے حق میں آگ سے برات لکھ دی جائے گی۔ (۳) اس کے لیے دو فرشتے مقرر کر دیے جائیں گے۔ جو دن اور رات میں آفات اور مصیبتوں سے بچائیں گے۔ (۴) اسے اجر کا قنطار دیا جائے گا۔ (۵) اسے اس آدمی جتنا اجر دیا جائے گا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان سے سو غلام آزاد کیے ہوں گے۔ (۶) اس کی حور عین سے شادی کی جائے گی۔ (۷) ابلیس اور اس کے لشکروں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 29 2۔ ایضاً، جلد 24، صفحہ 30 3۔ کتاب کا نام۔ مترجم

marfat.com
Marfat.com

سے اس کی حفاظت کی جائے گی۔(۸) اسکے سر پر وقار کا تاج پہنایا جائے گا۔(۹) وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی معیت میں ہوگا۔(۱۰) وہ اپنے گھر کے ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔اے عثمان! اگر تو اطاعت کرے تو کسی دن بھی یہ عمل تجھ سے فوت نہ ہو، تو کامیاب ہونے والوں میں سے ہو جائے گا اور اولین وآخرین سے سبقت لے جائے گا۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی مجھے مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے بارے میں بتایئے۔فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔اے عثمان جس نے صبح کے وقت ان کلمات کو دس بار کہا اور شام کے وقت انہیں دس بار کہا اللہ تعالیٰ اسے چھ خصلتیں عطا فرمائے گا۔(۱) اسے ابلیس اور لشکروں سے محفوظ رکھا جائے گا۔(۲) اسے اجر کا قنطار عطا کیا جائے گا۔(۳) اس کی شادی حور عین سے کی جائے گی۔(۴) اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔(۵) وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی معیت میں ہوگا۔(۶) اس کی موت کے وقت بارہ فرشتے حاضر ہوں گے جو اسے جنت کی بشارت دیں گے۔اور قبر سے موقف کی طرف لے جائیں گے۔اگر اسے قیامت کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت پہنچے گی تو وہ اسے کہیں گے خوف نہ کر۔تو امن والوں سے ہے۔پھر اللہ تعالیٰ اس کا آسان سا حساب لے گا۔پھر اسے جنت میں جانے کا حکم ہوگا۔فرشتے اسے موقف (میدان حشر) سے جنت کی طرف لے جائیں گے جس طرح دلہن کو لے جایا جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے وہ اسے جنت میں داخل کر دیں گے جبکہ لوگ ابھی حساب کی سختی میں ہوں گے۔

امام حارث بن ابی اسامہ اور ابن مردویہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ یہ عرش کے خزانے ہیں۔

امام عقیلی اور بیہقی رحمہما اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے لَهٗ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر کے بارے میں پوچھا۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کے بارے میں مجھ سے کسی نے بھی سوال نہیں کیا۔اس کی تفسیر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ لَهٗ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے مراد ہے آسمان وزمین کے خزانوں کی چابیاں اسی کی ہیں۔(1)

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 30، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

"آپ فرمایئے اے جاہلو! کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں؟ اور بے شک وحی کی گئی ہے آپ کی طرف اور ان کی طرف جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر (بفرض محال) آپ نے بھی شرک کیا تو ضائع ہو جائیں گے آپ کے اعمال اور آپ بھی خاسرین میں سے ہو جائیں گے۔ بلکہ صرف اللہ کی ہی عبادت کرو اور ہو جاؤ شکر گزاروں میں سے"۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ قریشیوں نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی کہ وہ آپ کو اتنا مال دیں گے کہ آپ مکہ کے سب سے مالدار آدمی بن جائیں گے۔ جس عورت سے چاہیں آپ کی شادی کریں گے اور آپ کی اطاعت کریں گے۔ انہوں نے کہا اے محمد! ﷺ تیرے لیے ہمارے پاس یہ ہے تو ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہنا چھوڑ دے، ان کی برائیاں ذکر نہ کیا کر اگر تو ایسا نہ کرے تو پھر ہم تجھ پر ایک ہی چیز پیش کریں گے جو ہمارے اور تیرے درمیان ہوگی انہوں نے اس بارے میں اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں انتظار کروں گا کہ میرے رب کی جانب سے کیا حکم ہوتا ہے تو وحی آئی: قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ (الکافرون) اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیات نازل فرمائیں: قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ۔ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

امام بیہقی نے دلائل میں حضرت حسن بصری سے روایت نقل کی ہے کہ مشرکوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا اے محمد! اِيَّاكَ وَاَجْدَادَكَ۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو نازل فرمایا قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾

"اور نہ قدر پہچانی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جس طرح قدر پہچاننے کا حق تھا اور (اس کی شان تو یہ ہے) ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور سارے آسمان لپٹے ہوئے اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ پاک ہے وہ ہر عیب سے اور برتر ہے لوگوں کے شرک سے"۔

امام سعید بن منصور، امام احمد، عبد بن حمید، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، ابن جریر، ابن منذر اور دار قطنی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک عالم رسول اللہ ﷺ کی

marfat.com
Marfat.com

خدمت میں حاضر ہوا۔ کہا اے محمد! ہم یہ چیز پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آسمانوں کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر درختوں کو ایک انگلی پر۔ پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔ (1)

امام احمد، امام ترمذی جبکہ امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے: ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا اے ابوالقاسم! ﷺ تو اس بارے میں کیا کہتا ہے جب اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس پر رکھے گا اور سبابہ کی طرف اشارہ کیا، زمینوں کو اس پر رکھے گا، پہاڑوں کو اس پر رکھے گا اور باقی مخلوق کو اس پر رکھے گا، ہر ایک میں ایک انگلی کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔ (2)

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ رحمہم اللہ نے العظمۃ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہودیوں نے رب کی صفت کے بارے میں کلام کی۔ انہوں نے ایسی باتیں کیں جن کا انہیں علم نہ تھا اور نہ ہی انہوں نے اسے دیکھا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔ (3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہودیوں نے آسمانوں، زمین اور فرشتوں کی تخلیق کے بارے میں غور و فکر کیا۔ جب بہک گئے تو اندازے لگانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ربیع بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (البقرہ:255) نازل ہوئی۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ﷺ کرسی اس طرح ہے تو عرش کیسے ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا: وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

امام ابن جریر، ابن منذر، عبد بن حمید، امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی، ابن ماجہ، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز زمین کو قبض کر لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ (4)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی، ابن جریر، ابن ماجہ، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز منبر پر یہ آیت پڑھی رسول اللہ ﷺ فرماتے اس طرح اپنے ہاتھ میں ہاتھ کو حرکت دیتے آگے کرتے اور اسے

1۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 345 (3238)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 346 (3240)
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 35، دار احیاء التراث العربی بیروت
4۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد 17، صفحہ 109 (2787)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

پیچھے کرتے۔ اللہ تعالیٰ اپنی عظمت بیان فرمائے گا، کہے گا۔ اَنَا الْجَبَّارُ، اَنَا الْمُتَكَبِّرُ، اَنَا الْمَلِكُ اور اَنَا الْكَرِيْمُ منبر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کانپنے لگا یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ منبر آپ کو نیچے گرا دے گا۔ (1)

امام احمد، عبد بن حمید، امام ترمذی، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنَا الْجَبَّارُ اللہ تعالیٰ اپنی عظمت بیان فرمائے گا۔ منبر حضور ﷺ کے ساتھ کانپنے لگا یہاں تک کہ ہم نے یہ کہا وہ ضرور آپ ﷺ کو گرا دے گا۔ عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ فرمایا جہنم کی پل پر۔ (2)

امام بزار، ابن عدی، ابو الشیخ نے العظمۃ میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر یہ آیت پڑھی تو منبر کی یہ کیفیت تھی۔ وہ یوں گیا وہ یوں آیا۔ یہ تین دفعہ ہوا۔

امام ابو الشیخ العظمۃ میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ الاسماء والصفات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو اپنے دست قدرت میں جمع کرے گا۔ پھر فرمائے گا: اَنَا اللّٰهُ، اَنَا الرَّحْمٰنُ، اَنَا الْمَلِكُ، اَنَا الْقُدُّوْسُ، اَنَا السَّلَامُ، اَنَا الْمُؤْمِنُ، اَنَا الْمُهَيْمِنُ اَنَا الْعَزِيْزُ، اَنَا الْجَبَّارُ، اَنَا الْمُتَكَبِّرُ، میں وہ ہوں جس نے دنیا کو شروع کیا جبکہ کچھ بھی نہ تھا اور میں ہی وہ ہوں جو اسے دوبارہ لوٹائے گا بادشاہ کہاں ہیں؟ جابر کہاں ہیں؟

امام طبرانی رحمہ اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کی ایک جماعت سے فرمایا میں تمہارے سامنے سورۂ زمر کی آخری آیات تلاوت کرنے والا ہوں۔ تم میں سے جو رویا اس کے لیے جنت ثابت ہے۔ تو آپ نے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ .... سے سورت کے آخر تک آیات تلاوت کیں ہم میں سے کچھ روئے اور ہم میں سے کچھ وہ تھے جو نہ روئے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ ہم نے رونے کی پوری کوشش کی مگر ہمیں رونا نہ آیا۔ فرمایا میں اسے تم پر پڑھوں گا جو نہ روئے وہ رونے کی کوشش کرے۔ (3)

امام طبرانی نے مقارب کی سند سے اور ابو الشیخ رحمہما اللہ نے العظمۃ میں ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں میں نے اپنے بندوں سے غائب کر دیا۔ اگر کوئی آدمی انہیں دیکھ لے تو کبھی بھی برا عمل نہ کرے۔ اگر میں اپنا حجاب ہٹا دوں اور وہ مجھے دیکھ لے یہاں تک کہ اسے یقین ہو جائے اور اسے علم ہو جائے کہ میں اپنی مخلوق کے ساتھ کیسے معاملہ کرتا ہوں۔ جب میں انہیں موت عطا کرتا ہوں اور آسمانوں کو اپنے ہاتھ میں قبض کرتا ہوں۔ پھر زمینوں کو قبض کرتا ہوں۔ پھر میں کہتا ہوں میں بادشاہ ہوں۔ میرے بغیر کون

1۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 72، دار صادر بیروت
2۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 317 (3241)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 225 (11317)، دار الفکر بیروت

marfat.com
Marfat.com

بادشاہ ہے۔ پھر انہیں جنت دکھاؤں اور ان کے لیے جو بھلائیاں میں نے تیار کر رکھی ہیں تو انہیں اس کا یقین ہو جائے۔ میں انہیں آگ دکھاؤں اور ان کے لیے میں نے جو تکلیف دہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں تو انہیں یقین ہو جائے۔ لیکن میں نے انہیں جان بوجھ کر ان سے پوشیدہ رکھا ہے تاکہ میں یہ جانوں کہ وہ کیسے عمل کرتے ہیں۔ میں نے ان کے لیے ہر چیز کو بیان کر دیا۔

امام عبد بن حمید اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ کے نبی نے یہودی سے فرمایا جب اس نے ہمارے رب کی عظمت بیان کرتے ہوئے کہا۔ اس نے کہا آسمان خنصر انگلی پر، زمینیں بنصر پر، پہاڑ درمیانی پر، پانی سبابہ پر اور باقی تمام مخلوق انگوٹھے پر ہوگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَ الْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس کی تمام مخلوق کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں کو اپنی مخلوق کے ساتھ سمیٹے گا۔ وہ سب کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا۔ یہ سب چیزیں اس کے دست قدرت میں ایسی ہوں گی جیسے ایک رائی کا دانہ۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت ضحاک سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سب چیزیں اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گی۔

امام بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت شیبان نحوی سے روایت نقل کی ہے کہ قتادہ نے اس آیت کی تفسیر بیان نہیں کی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں جہاں بھی اپنی ذات کا وصف ذکر کیا ہے اس کی تفسیر یہ ہے کہ اس آیت کی تلاوت کی جائے اور خاموشی اختیار کی جائے۔

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے العظمۃ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ کرسی کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا آسمان، زمین اور جو کچھ ان میں ہے ان کی کرسی کے ساتھ وہی نسبت ہے جس طرح ایک انگوٹھی کا حلقہ ہے، اسے ہموار زمین میں پھینکا گیا ہو اور کرسی کی حیثیت عرش کے سامنے ایسے ہے جیسے انگوٹھی کا حلقہ ہو جسے ہموار زمین میں پھینک دیا گیا ہو۔ پانی کی ہوا میں وہی حیثیت ہے جیسے ایک انگوٹھی کو جنگل میں پھینک دیا گیا ہو۔ ان تمام چیزوں کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ایسے ہے جس طرح ایک دانہ یا اس سے بھی کم چیز ہو جو تم میں سے کسی کی ہتھیلی میں ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ایسے ہیں جیسے تم میں سے کسی کے ہاتھ میں ایک رائی کا دانہ۔ (1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا کہ اس روز لوگ کہاں ہوں گے؟ فرمایا پل پر۔ (2)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 32، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 24، صفحہ 35

marfat.com
Marfat.com

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک یہودی عالم آیا۔ عرض کی مجھے اس آیت کے بارے میں بتایئے وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ اس موقع پر مخلوق کہاں ہوگی۔ فرمایا وہ کتاب کے نقوش کی طرح ہوں گے۔ (1)

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾

"اور پھونکا جائے گا صور، پس غش کھا کر گر پڑے گا جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے بجز ان کے جنہیں اللہ چاہے گا (کہ بے ہوش نہ ہوں) پھر دوبارہ (جب) اس میں پھونکا جائے گا تو اچانک وہ کھڑے ہو کر (حیرت سے) دیکھنے لگ جائیں گے"۔

امام احمد، عبد بن حمید، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، ابن ماجہ، ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک یہودی نے مدینہ طیبہ کے بازار میں کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے انسانوں سے حضرت موسیٰ علی السلام کو منتخب کیا! ایک انصاری نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اسے طمانچہ مارا۔ کہا کیا تو یہ بات کرتا ہے جبکہ ہمارے درمیان اللہ کے رسول موجود ہیں؟ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ میں سب سے پہلے اپنا سر اٹھاؤں گا۔ کیا دیکھوں گا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ہوں جو عرش کے ایک پائے کو پکڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے مجھ سے قبل سر اٹھایا ہے یا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ (2)

امام ابویعلی، دارقطنی نے افراد میں، ابن منذر، حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ بعث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل امین سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ وہ کون ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ارادہ نہیں کیا؟ فرمایا وہ شہید ہیں (3) جو اپنے گلے میں تلواریں لٹکائے ہوں گے اور عرش کے اردگرد ہوں گے۔ قیامت کے روز فرشتے انہیں محشر کی طرف لے جائیں گے یاقوت کے عمدہ گھوڑے ہوں گے جن کی لگامیں موتیوں کی ہوں گی۔ کجاوے سندس اور استبرق کے ہوں گے، ان کے نمدے ریشم سے نرم ہوں گے، ان کے قدم حدنگاہ تک پڑیں گے، وہ جنت میں سیر کریں گے، طویل وقت گزرنے کے بعد کہیں گے، ہمیں اپنے رب کی طرف لے جاؤ، ہم دیکھیں کہ وہ اپنی مخلوق میں کیسے فیصلہ کرتا ہے۔ میرا رب انہیں دیکھ کر مسکرائے گا۔ اللہ تعالیٰ کسی موقع پر بھی جب بندے کو دیکھ کر مسکرائے گا تو اس پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 34، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، کتاب الزہد، جلد 4، صفحہ 548 (4274)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 277 (3000)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام سعید بن منصور اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰہُ سے مراد شہداء ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مستثنیٰ ہیں۔

سعید بن منصور، ہناد، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت نقل کی ہے کہ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰہُ سے مراد شہداء ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مستثنیٰ ہیں۔ وہ تلواروں کو حمائل کیے ہوں گے اور عرش کے ارد گرد ہوں گے۔(1)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابونصر سجزی نے الابانہ میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا ہے؟ فرمایا جبرئیل، میکائیل، ملک الموت، اسرافیل اور حاملین عرش۔ جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کی ارواح کو قبض کرے گا تو ملک الموت سے فرمائے گا کون باقی ہے؟ جبکہ وہ خوب جانتا ہے وہ عرض کرے گا: رَبِّ سُبۡحَانَكَ، رَبِّ تَعَالَيۡتَ ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ، جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میکائیل کے نفس کو قبض کرلے۔ تو وہ بڑے ٹیلے کی طرح گر پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملک الموت! کون باقی ہے؟ وہ عرض کرے گا سُبۡحَانَكَ رَبِّ، ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ، جبرئیل امین اور ملک الموت باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملک الموت! تو مر جا۔ وہ مر جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرئیل! کون باقی ہے؟ وہ عرض کرے گا سُبۡحَانَكَ يَا ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ جبرئیل باقی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس مرتبہ پر ہے جس مرتبہ پر ہے یعنی عظیم شان رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرئیل! تیرے لیے موت ضروری ہے۔ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتے وہ سجدہ میں گر جائے گا۔ وہ عرض کرے گا سُبۡحَانَكَ رَبِّ تَبَارَكۡتَ وَتَعَالَيۡتَ يَا ذَاالۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ تو باقی ہے اور جبرئیل مرنے والا فانی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی روح اس پھڑ پھڑاہٹ میں قبض کرلے گا جس میں وہ پھڑ پھڑائے گا۔ وہ اسی فضیلت کی حالت میں گرے گا جیسے اسے حضرت میکائیل پر فضیلت پر پیدا کیا جیسے تودے پر بڑے تودے کو فضیلت ہوتی ہے۔

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے البعث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوع روایت کی صورت میں ذکر کیا ہے۔ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰہُ سے مراد حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل اور ملک الموت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جبکہ وہ خوب جانتا ہے اے ملک الموت! کون باقی ہے؟ وہ عرض کرے گا تیری ذات، تیرا بندہ جبرئیل امین، میکائیل اور ملک الموت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میکائیل کی روح کو قبض کرلے۔ پھر فرمائے گا جبکہ وہ خوب جانتا ہے اے ملک الموت! کون باقی ہے؟ وہ عرض کرے گا تیری ذات باقی ہے، تیرا بندہ جبرئیل باقی ہے اور ملک الموت باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جبرئیل کی روح کو قبض کرلے۔ پھر وہ فرمائے گا جبکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اے ملک الموت! کون باقی ہے؟ ملک الموت عرض کرے گا تیری ذات باقی ہے اور تیرا بندہ ملک الموت باقی ہے جبکہ وہ مرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا مر جا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے مخلوق کو پیدا کیا، میں ہی اسے دوبارہ لوٹاؤں گا جبار اور متکبر کہاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ کو کوئی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 37، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

جواب نہیں دے گا۔ اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا آج بادشاہت کس کی ہے؟ تو اسے کوئی جواب نہیں دے گا۔ اللہ تعالیٰ خود ہی فرمائے گا اللہ واحد قہار کے لیے ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ﴿۶۸﴾ (الزمر)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ کا مصداق حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں کیونکہ ان پر پہلے صعق (بے ہوشی) کی کیفیت طاری ہوگی۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کا مصداق عرش اٹھانے والے فرشتے ہیں۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: کوئی چیز ایسی نہ ہوگی جس پر موت طاری نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس نے کس کو مستثنیٰ کیا ہے۔

امام احمد اور امام مسلم رحمہما اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں دجال ظاہر ہوگا۔ وہ ان میں چالیس دن یا چالیس سال یا چالیس ماہ یا چالیس راتیں ٹھہرے گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو مبعوث فرمائے گا۔ گویا وہ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کی تلاش کریں گے تو اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاک کر دے گا۔ پھر لوگ کچھ سالوں تک رہیں گے کہ کوئی سے دو افراد کے درمیان دشمنی نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا۔ تو جس آدمی کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا تو ہوا اسے مار ڈالے گی یہاں تک کہ اگر کوئی آدمی پہاڑ کے اندر ہوگا وہ ہوا اس پر بھی داخل ہوگی۔

برے لوگ رہ جائیں گے جن میں پرندوں جیسا ہلکا پن اور درندوں کی عقلیں ہوں گی۔ نہ وہ نیکی کو پہچانیں گے اور نہ برائی کو ناپسند کریں گے۔ شیطان ان کے سامنے انسانی شکل میں آئے گا۔ وہ کہے گا کیا تم میری دعوت قبول نہیں کرو گے؟ وہ ان لوگوں کو بتوں کی عبادت کا حکم دے گا۔ وہ ان کی عبادت کریں گے۔ وہ اس حالت میں بھی خوشحال اور اچھی زندگی بسر کر رہے ہوں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس کو جو بھی سنے گا اس کی طرف کان لگائے گا۔ سب سے پہلے اسے وہ آدمی سنے گا جو اپنے حوض کو مٹی لگا رہا ہوگا۔ وہ وہاں ہی گر پڑے گا۔ پھر کوئی آدمی ایسا نہیں بچے گا جس پر یہ کیفیت طاری نہ ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائے گا، گویا وہ شبنم ہوگی۔ اس سے لوگوں کے جسم پروان چڑھنا شروع ہو جائیں گے۔ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ پھر کہا جائے گا اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ۔ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ ﴿۲۴﴾ (الصافات) پھر انہیں کہا جائے گا: جہنم کا حصہ نکالو۔ تو پوچھا جائے گا کتنے؟ جواب دیا جائے گا ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے اسی کے بارے میں فرمان ہے يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿۱۷﴾ (المزمل) اور اسی کے بارے میں ہے يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ (القلم: 42)(1)

امام بخاری، امام مسلم، ابن جریر اور ابن مردویہ رحہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ

1۔ صحیح مسلم، باب ذکر الدجال، جلد 2، صفحہ 402، وزارت تعلیم اسلام آباد

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو نفخوں کے درمیان چالیس ہیں۔ پوچھا گیا اے ابو ہریرہ! چالیس دن؟ فرمایا میں اس کا انکار کرتا ہوں۔ پوچھا چالیس ماہ؟ فرمایا میں اس کا انکار کرتا ہوں۔ پوچھا چالیس سال؟ فرمایا میں اس کا انکار کرتا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو لوگ یوں پروان چڑھیں گے جس طرح سبزی بڑھتی ہے۔ انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جائے گی مگر ایک ہڈی۔ وہ عجب الذنب ہے۔ قیامت کے روز اسی سے دوسری دفعہ پیدائش ترکیب پائے گی۔ (1)

امام ابوداؤد والبعث میں اور ابن مردویہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ صور پھونکا جائے گا جبکہ صور سینگ کی شکل کا ہے تو زمین و آسمان میں جو چیز ہوگی وہ مرجائے گی۔ دو نفخوں کے درمیان چالیس سال کا عرصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان چالیس سالوں میں بارش نازل فرمائے گا۔ لوگ زمین سے یوں اگیں گے جس طرح سبزی اگتی ہے۔ انسان میں سے ایک ہڈی ہے جسے زمین نہیں کھاتی۔ وہ عجب ذنب ہے۔ قیامت کے روز اسی سے انسان کا جسم ترکیب پائے گا۔

امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ السنۃ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں: انسان کے ہر حصہ کو زمین کھا جاتی ہے مگر عجب ذنب۔ اسی سے وہ قیامت کے روز پروان چڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ ماء حیات نازل فرمائے گا تو انسان اس پانی سے یوں پروان چڑھے گا جیسے سرسبز و شاداب نباتات یہاں تک کہ جب جسم نکل آئیں گے تو اللہ تعالیٰ روحوں کو بھیجے گا۔ یہ روح پلک جھپکنے سے بھی تیز اپنے ساتھی کی طرف جائے گی۔ پھر صور پھونکا جائے گا۔

امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ دو نفخوں کے درمیان چالیس سال کا عرصہ ہے۔ پہلے نفخہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ ہر زندہ کو موت عطا کرے گا اور دوسرے نفخہ کے موقع پر ہر مردہ کو زندہ کرے گا۔

امام ابن مبارک نے زہد میں، عبد بن حمید، ابوداؤد، امام ترمذی جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، امام نسائی، ابن منذر، ابن حبان، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی نے البعث میں حضرت ابن عمرو سے روایت نقل کی ہے کہ ایک بدو نے رسول اللہ ﷺ سے (الصور) کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا سینگ جس میں پھونکا جاتا ہے۔ (2)

امام مسدد، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ صور سینگ کی شکل کا ہوتا ہے جس میں پھونکا جاتا ہے۔

امام سعید بن منصور، امام احمد، عبد بن حمید، امام ترمذی جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، ابو یعلی، ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن منذر، حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے خوش و خرم ہوں جبکہ صور والے نے صور کو اپنے منہ میں رکھ لیا ہے۔ اپنی پیشانی کو جھکا دیا ہے۔ کان لگائے ہوئے ہے۔ وہ انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے حکم دیا جاتا ہے کہ وہ صور پھونکے؟ مسلمانوں نے کہا یا رسول اللہ! ﷺ ہم کیا کہیں۔ فرمایا کہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۝ (آل عمران) اللہ پر ہی ہم نے بھروسہ کیا ہے۔ (3)

1۔ صحیح مسلم، باب ما بین النفختین، جلد 2، صفحہ 406، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ سنن ترمذی، جلد 4، صفحہ 536 (2430)، دار الحدیث قاہرہ

3۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 347 (3243)

marfat.com
Marfat.com

امام ابوالشیخ، جبکہ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صور پھونکنے والے کے ذمہ جب سے یہ ذمہ داری لگائی گئی ہے۔ اس نے آنکھ نہیں جھپکی وہ تیار ہے۔ عرش کی طرف دیکھ رہا ہے۔ اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آنکھ جھپکنے سے پہلے صور پھونکنے کا حکم نہ دے دیا جائے، گویا اس کی دونوں آنکھیں چمکتے موتی ہیں۔

امام سعید بن منصور، ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرئیل امین اس کی دائیں جانب حضرت میکائیل اس کی بائیں جانب حضرت اسرافیل صور والے ہیں۔

امام ابن ماجہ، بزار اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صور والوں کے ہاتھوں میں دو سینگ ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ انہیں کب حکم دیا جاتا ہے۔(1)

امام بزار اور حاکم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: کوئی صبح ایسی نہیں ہوتی مگر وہ فرشتے جن کے ذمہ صور پھونکنا ہے وہ انتظار کرتے ہیں کہ انہیں کب حکم دیا جاتا ہے کہ وہ صور پھونکیں۔(2)

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: دو صور پھونکنے والے دوسرے آسمان میں ہیں۔ ان میں سے ایک کا سر مشرق میں اور اس کی ٹانگیں مغرب میں ہیں۔ وہ انتظار کرتے ہیں کہ کب انہیں صور پھونکنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ وہ صور پھونکیں۔

امام عبد بن حمید، طبرانی رحمہما اللہ نے الاوسط میں سند حسن کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن حارث رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا جب کہ ان کے پاس حضرت کعب بھی موجود تھے۔ حضرت کعب نے اسرافیل علیہ السلام کا ذکر کیا۔ حضرت عائشہ نے کہا مجھے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے بارے میں بتائیے۔ تو حضرت کعب نے کہا اس کے چار پر ہیں۔ دو پر ہوا میں، ایک پر کے ساتھ۔ انہوں نے پاجامہ بنایا ہوا ہے اور ایک پر ان کے کندھے پر ہے اور قلم ان کے کان پر ہے۔ جب وحی نازل ہوتی ہے تو قلم لکھتا ہے اور فرشتے اسے پڑھتے ہیں۔ صور والا فرشتہ اس سے نیچے ہوتا ہے۔ اس نے ایک گھٹنے پر ٹیک لگائی ہوئی ہے اور دوسرے کو کھڑا کر رکھا ہے۔ صور منہ میں لے رکھا ہے۔ اس نے اپنی پشت کو دوہرا کیا ہوا ہے اس کی نظر اسرافیل کی طرف ہے۔ اس نے اپنے پر سمیٹے ہوئے ہیں تاکہ وہ صور میں پھونکے۔(3)

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے العظمۃ میں حضرت ابو بکر ہذلی سے روایت نقل کی ہے کہ صور والا فرشتہ جس کے ذمے یہ کام لگایا گیا ہے۔ اس کا ایک قدم ساتویں آسمان میں ہے اور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا ہے۔ اپنی نظر اسرافیل کی طرف لگائے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب سے اسے پیدا کیا ہے اس نے اپنی نظر نہیں جھپکی کہ کب اسے اشارہ کیا جاتا ہے کہ وہ صور پھونکے۔

1۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، جلد 4، صفحہ 547 (4273)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مستدرک حاکم، جلد 4، صفحہ 604 (8679)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ بحوالہ مجمع البحرین، باب ماجاء فی الصور، جلد 4، صفحہ 277 (4754)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

امام ابوالشیخ نے حضرت وہب سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صور کو سفید موتی سے پیدا کیا جو شیشے جتنا شفاف ہے۔ پھر عرش سے فرمایا صور کو پکڑ لے۔ تو صور اس کے ساتھ لٹک گیا۔ پھر کہا کن تو حضرت اسرافیل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا کہ وہ صور پکڑے تو اس نے صور پکڑ لیا۔ اس صور میں اتنے سوراخ ہیں جتنی روحیں تخلیق کی گئیں اور نفس پھونکے گئے۔ وہ ایک روح کو ایک سوراخ سے نکالتا ہے۔ صور کے درمیان ایک خلاء ہے جو زمین و آسمان کے گھیرے جتنا ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام اس سوراخ پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے فرماتا ہے میں نے صور تیرے سپرد کر دیا ہے۔ تو نفحہ اور صیحہ کے لیے ہے۔ حضرت اسرافیل عرش کے اگلے حصے میں داخل ہوئے۔ اپنا دایاں پاؤں عرش کے نیچے رکھا اور بائیں پاؤں کو آگے کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب سے اسے پیدا کیا ہے اس نے آنکھ نہیں جھپکی تاکہ یہ دیکھے کہ کب اسے حکم دیا جاتا ہے۔

امام احمد، ابوداؤد، امام نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت اوس بن اوس رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سے افضل دن یوم جمعہ ہے۔ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی۔ اسی میں آپ کی روح قبض کی گئی۔ اسی میں صور پھونکا جائے گا۔ اسی میں صعقہ ہوگا۔ (1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے زمین سے نکل کر گویا میں اپنے سر کی مٹی جھاڑ رہا ہوں۔ میں متوجہ ہوتا ہوں تو میں کسی کو بھی نہیں دیکھتا مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں۔ میں یہ نہیں جانتا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نفحہ کے نیچے سے مستثنیٰ کیا ہے تو انہیں مجھ سے پہلے اٹھایا گیا؟ (2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ فَصَعِقَ سے مراد ہے وہ مر گئے۔ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ سے مراد حضرت جبرئیل، حضرت اسرافیل اور ملک الموت ہیں۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔ (3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابوعمران جونی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے صور والے کو پیدا کیا تو اس نے صور پکڑ لیا۔ اس نے اپنا ہاتھ منہ کی طرف جھکا رکھا ہے۔ ایک پاؤں آگے اور ایک پاؤں پیچھے کر رکھا ہے یہاں تک کہ اسے حکم دیا جائے تو وہ صور پھونکے۔ نفحہ سے بچو۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے۔ (4)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور پیغام دیا اے محمد! ﷺ بادشاہ نبی بننا پسند کر لو یا بندہ نبی بننا پسند

1۔ سنن نسائی، باب اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ یوم الجمعۃ، جلد 3، صفحہ 91، دارالریان القاہرہ

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 38، داراحیاء التراث العربی بیروت

3۔ ایضاً، جلد 24، صفحہ 36

4۔ درمنثور میں یہی عبارت مذکور ہے شاید روایت کتابت سے رہ گئی ہے۔ مترجم

marfat.com
Marfat.com

کرلو۔حضرت جبرئیل امین نے مجھے تواضع اختیار کرنے کا اشارہ کیا۔ میں نے کہا بندہ نبی مجھے دو چیزیں عطا کی گئیں۔ میں وہ پہلا ہوں گا جس کے لیے زمین شق ہوگی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عرش کو پکڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پہلے صعقہ سے محفوظ رکھا یا انہیں مجھ سے قبل افاقہ ہوا؟ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ حضرت ابراہیم سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں عکرمہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔لوگوں نے سمندر میں غرق ہونے والوں کا ذکر کیا۔حضرت عکرمہ نے کہا الحمد للہ جو لوگ سمندر میں غرق ہوتے ہیں ہڈیوں کے سوا کوئی چیز ان کی باقی نہیں رہتی۔موجیں انہیں الٹتی ہیں اور خشکی پر پھینک دیتی ہیں۔ ہڈیاں کچھ عرصہ تک اسی طرح رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ متغیر اور بوسیدہ ہو جاتی ہیں۔اونٹ ان کے پاس سے گزرتے ہیں۔ انہیں کھا جاتے ہیں۔ پھر اونٹ چلتے ہیں اور مینگنیاں کرتے ہیں۔ پھر کچھ لوگ آتے ہیں۔وہ وہاں پڑاؤ کرتے ہیں۔ان مینگنیوں کو اٹھاتے ہیں۔وہ آگ میں انہیں جلاتے ہیں۔ہوا آتی ہے اور اس راکھ کو زمین پر پھینک دیتی ہے۔جب دوسرا صور پھونکا جاتا ہے تو یہ اور قبروں والے برابر نکلتے ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عاصی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ پہلا نفحہ بیت المقدس کے مشرقی دروازے سے یا کہا مغربی دروازے سے پھونکا جائے گا اور دوسرا نفحہ دوسرے دروازے سے پھونکا جائے گا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت حسن بصری سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو نفخوں کے درمیان چالیس کا عرصہ حائل ہے۔ حضرت حسن کہتے ہیں: ہم یہ نہیں جانتے کہ چالیس سال یا چالیس ماہ یا چالیس دن ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو نفخوں کے درمیان چالیس ہے۔آپ کے ساتھیوں نے کہا ہم نے آپ سے اس کے بارے میں یا جو اس سے زائد ہے اس کے بارے میں نہیں پوچھا تھا مگر انہوں نے اپنے طور پر یہ رائے قائم کی تھی کہ وہ چالیس سال ہیں۔ کہا ہمارے سامنے یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ ان چالیس میں بارش نازل کی جائے گی جسے مطر حیات کہیں گے یہاں تک کہ زمین پاکیزہ ہو جائے گی اور لہلہانے لگے گی۔لوگوں کے جسم سبزیوں کی طرح اگیں گے۔ پھر دوسرا نفحہ پھونکا جائے گا۔(2)

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ صور اسرافیل کے ہاتھ میں ہوگا۔اس میں ہر شے کی روح ہوگی۔جب دوبارہ اٹھائے جانے والا نفحہ پھونکا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے اپنی عزت کی قسم! ہر روح اپنے جسم کی طرف لوٹ آئے۔کہا اس میں ایک خلا سات آسمانوں اور زمینوں سے بڑا ہوگا۔صور کا حلق حضرت اسرافیل پر ہوگا۔وہ عرش کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے ہوں گے یہاں تک کہ نفحہ کا حکم ہوگا تو وہ صور پھونکیں گے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ پہلا نفحہ دنیا سے اور دوسرا نفحہ آخرت سے ہوگا۔(3)

امام عبد بن حمید، علی بن سعید نے کتاب الطاعة والعصیان میں، ابو یعلی، ابو الحسن، قطان نے المطولات میں، ابن

1۔تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 38، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ایضاً، جلد 24، صفحہ 39 3۔ایضاً

marfat.com
Marfat.com

جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابو موسیٰ المدینی دونوں نے مطولات میں، ابوالشیخ نے العظمۃ میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث والنشور میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جبکہ ان کے پاس صحابہ کی ایک جماعت تھی۔ اللہ تعالیٰ جب آسمان وزمین کی تخلیق سے فارغ ہوا تو اس نے صور کو پیدا کیا اور پھر وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو دے دیا۔ حضرت اسرافیل اس صور پر منہ رکھے ہوئے ہیں۔ ان کی نظر آسمان کی طرف لگی ہوئی ہے۔ وہ انتظار کر رہے ہیں کہ کب انہیں حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اس میں پھونک ماریں۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ صور کیا ہے؟ فرمایا سینگ، میں نے پوچھا وہ کیسے ہے؟ فرمایا بہت بڑا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اس کے سوراخ کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے۔ وہ اس میں پہلا نفخہ پھونکے گا تو آسمانوں اور زمین میں جو چیز ہوگی سب ہلاک ہو جائے گی۔ پھر وہ دوسری دفعہ پھونکے گا تو سب اللہ کے حکم پر کھڑے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسرافیل علیہ السلام کو نفخہ اولیٰ میں حکم دے گا کہ وہ اسے لمبا کرے تو وہ کوئی سستی نہیں کرے گا۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝ (ص) اللہ تعالیٰ پہاڑوں کو چلائے گا تو وہ سراب بن جائیں گے۔ زمین اپنے رہنے والوں کے ساتھ تھرتھرائے گی تو وہ اس کشتی کی مانند ہو جائے گی جسے سمندر میں چھوڑا گیا ہو جسے ہوائیں ٹکریں مارتی ہیں تو وہ اپنے مسافروں کے ساتھ یوں جھکتی ہے جیسے چھت کے ساتھ لٹکے ہوئے قندیل ہوں ہوائیں انہیں جھکاتی ہیں یہی وہ چیز ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوْبٌ يَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ (النازعات) لوگ اس کی پشت پر کانپیں گے۔ دودھ پلانے والیاں اپنے بچوں سے غافل ہو جائیں گی۔ حاملہ چیزیں اپنے حمل گرا دیں گی۔ بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔ شیاطین گھبراہٹ سے بھاگ کر اتر جائیں گے یہاں تک کہ کناروں تک پہنچیں گے تو فرشتے انہیں پکڑ لیں گے۔ ان کے مونہوں پر ماریں گے تو وہ واپس لوٹیں گے۔ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کو بلائیں گے۔

وہ ابھی اسی حالت میں ہوں گے کہ زمین ایک قطر سے دوسرے قطر تک پھٹ جائے گی۔ وہ بہت بڑا حادثہ دیکھیں گے جیسا حادثہ انہوں نے پہلے نہیں دیکھا ہوگا۔ انہیں مصیبت اور خوف اپنی گرفت میں لے لے گا۔ جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے پھر وہ آسمان کی طرف دیکھیں گے کہ وہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔ پھر وہ لپٹ جائے گا۔ اس کے ستارے بکھر جائیں گے۔ اس کے سورج اور چاند کو گرہن لگ جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردے ان میں سے کسی چیز کو نہ جانیں گے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! ﷺ اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں کو مستثنیٰ کیا ہے۔ جب وہ یہ فرماتا ہے فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فرمایا وہ شہداء ہیں۔ گھبراہٹ زندوں کو پہنچے گی جبکہ وہ اللہ کی بارگاہ میں زندہ ہیں۔ انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان شہداء کو اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ رکھا ہے اور امن دیا ہے۔ یہی وہ امر ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ

marfat.com
Marfat.com

حَمۡلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمۡ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيۡدٌ۝ (الحج)

صور میں پھونکا جائے گا تو آسمان اور زمین والے مرجائیں گے۔ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰهُ وہ بے حس وحرکت ہوں گے۔ پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ عرض کرے گا اے میرے رب! آسمانوں والے اور زمین والے مرگئے ہیں مگر جن کو تو نے زندہ رکھنا چاہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کون باقی ہے جبکہ وہ خوب جانتا ہے۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب! تو باقی ہے جو ہمیشہ زندہ ہے اور زندہ رہے گا جسے موت نہیں آئے گی۔ حاملین عرش باقی ہیں، جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور میں باقی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کو مرجانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ عرش کو قوت گویائی عطا فرمائے گا۔ عرش عرض کرے گا اے رب! تو نے جبرئیل، میکائیل، اسرافیل کو موت عطا کردی؟ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا خاموش ہو جا۔ جو میرے عرش کے نیچے ہیں۔ میں نے ان کے لیے بھی موت لکھ دی ہے۔ وہ سب مرجائیں گے۔ پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، عرض کرے گا اے میرے رب! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل مرگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کون باقی ہے جبکہ وہ خوب جانتا ہے؟ ملک الموت عرض کرے گا اے میرے رب! تو حی باقی ہے جسے موت نہیں آئے گی۔ حاملین عرش باقی ہیں اور میں باقی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا حاملین عرش کو مرجانا چاہیے۔ وہ مرجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ عرش کو حکم دے گا۔ وہ صور پکڑے گا پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگا۔ عرض کرے گا اے میرے رب! تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتے مرگئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کون باقی ہے جبکہ وہ خوب جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا اے میرے رب! تو باقی ہے جو حی لا یموت ہے اور میں باقی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا تو میری مخلوق میں سے ہے۔ میں نے تجھے اسی مقصد کے لیے پیدا کیا ہے جسے تو نے دیکھ لیا ہے۔ پس وہ مرجائے گا۔ جب اللہ واحد، قہار کے بغیر کوئی چیز باقی نہیں بچے گی جو لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَ لَمۡ يُوۡلَدۡ ہے۔ وہ جس طرح اول ہے اسی طرح آخر ہے۔ اس نے آسمانوں اور زمین کو یوں لپیٹ دیا ہے جیسے جلد کتاب کو لپیٹ لیتی ہے۔ پھر ان کے بارے میں فرمایا تو انہیں لپیٹ دیا۔ پھر فرمایا میں جبار ہوں، میں جبار ہوں، پھر یہ اعلان فرمایا آج بادشاہت کس کی ہے؟ آج بادشاہت کس کی ہے؟ تو کوئی جواب نہیں دے گا۔ پھر خود ہی فرمائے گا۔ اللہ کے لیے جو واحد وقہار ہے يَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ غَيۡرَ الۡاَرۡضِ وَ السَّمٰوٰتُ (ابراہیم: 48) پھر زمین کو پھیلایا۔ اسے ہموار کیا اور عکاظی چمڑے کی طرح پھیلا دیا لَّا تَرٰى فِيۡهَا عِوَجًا وَّ لَاۤ اَمۡتًا۝ (طٰہٰ) پھر اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ایک ہی دفعہ جھڑکے گا تو وہ اس بدلی ہوئی زمین میں ہوں گے جو اس کے اندر تھا وہ اس کے اندر ہوگا۔ جو اس کے اوپر تھا وہ اس کے اوپر ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے تم پر پانی نازل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ پانی برسائے۔ وہ چالیس دن تک پانی برسائے گا۔ یہاں تک کہ پانی تمہارے اوپر بارہ ہاتھ ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ جسموں کو حکم دے گا کہ وہ اگیں تو وہ سبزیوں کے اگنے کی طرح اگیں گے یہاں تک کہ ان کے جسم مکمل ہو جائیں گے۔ وہ اسی طرح ہوں گے جس طرح پہلے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا حاملین عرش زندہ ہو جائیں تو وہ زندہ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسرافیل کو حکم دے گا تو وہ صور پکڑے

marfat.com

Marfat.com

گا۔ اسے اپنے منہ میں رکھے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا جبرئیل اور میکائیل زندہ ہوں۔ وہ دونوں زندہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ روحوں کو بلائے گا۔ انہیں لایا جائے گا۔ مومنوں کی روحیں نور سے چمک رہی ہوں گی اور دوسری تاریکی میں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبض کرے گا اور صور میں پھینک دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل کو حکم دے گا کہ وہ دوبارہ زندہ کرنے والا نفحہ پھونکے روحیں نکلیں گی۔ گویا وہ شہد کی مکھیاں ہیں۔ انہوں نے زمین و آسمان کو بھر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! ہر روح اپنے جسم کی طرف لوٹے گی۔ روحیں زمین میں اپنے جسموں میں داخل ہوں گی۔ وہ ناک کے بانسے میں داخل ہوں گی۔ پھر وہ جسموں میں سرایت کریں گی جس طرح زہر اس جسم میں سرایت کرتا ہے جس کو ڈنگ لگا ہو۔ پھر تم سے زمین پھٹ جائے گی۔ سب سے پہلے مجھ سے زمین پھٹے گی۔ پھر جلدی سے اپنے رب کی طرف نکلو گے۔ تم جلدی سے بلانے والے کی طرف جا رہے ہو گے۔ کافر کہیں گے یہ دن بڑا مشکل ہے، ننگے پاؤں، ننگے بدن اور ختنہ کے بغیر۔

اسی اثناء میں کہ ہم ٹھہرے ہوں گے کہ آسمان سے ایک شدید سی آہٹ سنیں گے۔ تو آسمان دنیا والے اتریں گے جن کی تعداد جن و انس کی تعداد سے دوگنا ہو گی۔ یہاں تک کہ جب وہ زمین کے قریب ہوں گے تو زمین ان کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ پھر دوسرے آسمان والے اتریں گے جو پہلے آسمان سے نازل ہونے والے فرشتوں سے دوگنا اور جن و انس سے دوگنا ہوں گے یہاں تک کہ جب وہ زمین کے قریب ہوں گے تو ان کے نور سے زمین روشن ہو جائے گی وہ صفیں بنالیں گے۔ پھر تیسرے آسمان والے اتریں گے جن کی تعداد پہلے نازل ہونے والے فرشتوں سے دوگنا اور جن و انس سے دوگنا ہو گی۔ یہاں تک کہ جب وہ زمین کے قریب ہوں گے تو زمین ان کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ وہ صفیں بنالیں گے۔ پھر اسی طرح دگنی تعداد میں ساتوں آسمانوں کے فرشتے نازل ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نزول اجلال فرمائے گا۔ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ (البقرہ:210) اس روز عرش کو اٹھانے والے آٹھ ہوں گے۔ آج وہ چار ہیں۔ ان کے قدم نچلی زمین کے انتہائی پست حصہ پر ہوں گے۔ زمینیں اور آسمان ان کی ڈھاکوں پر اور عرش ان کے کندھوں پر ہو گا۔ ان کی تسبیح کی آواز آ رہی ہو گی۔ وہ کہہ رہے ہوں گے سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ، سُبْحَانَ الَّذِيْ يُمِيْتُ الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ، سُبْحَانَ رَبِّنَا الْاَعْلٰى الَّذِيْ يُمِيْتُ الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوْتُ۔

وہ اپنا عرش زمین پر جہاں چاہے گا رکھے گا۔ پھر بلند آواز سے اعلان کرے گا۔ اے جن و انس! جب سے میں نے تمہیں پیدا کیا ہے اس وقت سے آج تک میں تمہارے لیے خاموش رہا۔ میں تمہاری باتیں سنتا اور تمہارے اعمال دیکھتا۔ اب میرے لیے خاموش ہو جاؤ۔ یہ تمہارے اعمال اور تمہارے صحیفے تم پر پڑھے جانے والے ہیں۔ جو بھلائی پائے اللہ کی حمد کرے، جو اس کے علاوہ پائے وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ (یٰس) اللہ تعالیٰ لوگوں کو الگ الگ کر دے گا۔ امتیں پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑی ہوں گی۔ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا (الجاثیہ:28) وہ

marfat.com
Marfat.com

ستر سال تک ایک ہی جگہ کھڑے رہیں گے۔ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ فیصلہ نہیں فرمائے گا۔ آنسو ختم ہو جائیں گے۔ وہ خون کے آنسو روئیں گے اور پسینہ بہائیں گے یہاں تک کہ یہ پسینہ اس حد تک پہنچے گا کہ انہیں لگام دے رہا ہوگا اور ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچے گا۔ وہ چیخیں گے اور کہیں گے ہمارے رب کی بارگاہ میں کون ہماری سفارش کرے گا؟ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ فرمادے۔ وہ کہیں گے تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام سے کون زیادہ مستحق ہے۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو تلاش کریں گے۔ وہ سفارش کرنے سے انکار کردیں گے۔ وہ فرمائیں گے میں اس کا اختیار نہیں رکھتا۔ پھر وہ ہر نبی کے پاس جائیں گے۔ جب بھی وہ کسی نبی کے پاس آئیں گے وہ ان کی سفارش کرنے سے انکار کردے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں تک کہ وہ میرے پاس آئیں گے میں چلوں گا یہاں تک کہ آؤں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا بعض اوقات آپ نے یہ کہا عرش کے سامنے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میری طرف ایک فرشتہ بھیجے گا۔ وہ میرا بازو پکڑ لے گا۔ وہ مجھے اٹھائے گا اور مجھے کہے گا اے محمد! میں کہوں گا ہاں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے کیا کام ہے جبکہ وہ خوب جانتا ہے۔ میں عرض کروں گا اے میرے رب! تو نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا، اپنی مخلوق میں میری سفارش قبول فرما اور ان کے درمیان فیصلہ فرما۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں واپس آجاؤں گا اور لوگوں کے درمیان ٹھہر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ مخلوق میں فیصلہ فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے قتل کے بارے میں فیصلہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو قتل کیا گیا ہوگا وہ اپنا سر اٹھائے آئے گا۔ اس کی رگیں جھاگ پھینک رہی ہوں گی۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں فلاں فلاں نے قتل کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جبکہ وہ خوب جانتا ہے کیا تمہیں قتل کیا گیا؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہمیں قتل کیا گیا تاکہ تیرے لیے عزت ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا تم نے سچی بات کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے چہرے کے لیے نور بنادے گا جیسے سورج کا نور ہوتا ہے۔ پھر ملائکہ انہیں جنت کی طرف لے جائیں گے جسے کسی اور وجہ سے قتل کیا گیا ہوگا وہ اپنا سر اٹھائے حاضر ہوگا۔ اس کی رگوں سے جھاگ نکل رہی ہوگی۔ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہمیں فلاں فلاں نے قتل کیا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیوں؟ جبکہ وہ خوب جانتا ہے۔ وہ عرض کریں گے تاکہ تیری عزت ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم ہلاک ہو گئے۔ پھر کوئی انسان باقی نہیں رہے گا جس نے قتل کیا ہو مگر اسکو اس جرم کے بدلے میں قتل کردیا جائے گا۔ کوئی ایسا ظلم نہیں ہوگا جو اس نے کیا ہو مگر اس سے اسکا مؤاخذہ ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر منحصر ہے، چاہے اسے عذاب دے، چاہے اس پر رحم فرمائے۔ پھر اللہ تعالیٰ باقی ماندہ مخلوق میں فیصلہ فرمائے گا۔ یہاں تک کہ کسی کا کسی پر ظلم نہیں ہوگا مگر اللہ تعالیٰ ظالم سے مظلوم کا حق لے گا۔ یہاں تک وہ آدمی جو بیچتے وقت دودھ میں پانی کی ملاوٹ کرتا تھا۔ پھر بیچتا تھا۔ اسے پابند کیا جائے گا کہ دودھ کو پانی سے الگ کرے۔

جب اللہ تعالیٰ اس سے فارغ ہوگا وہ اعلان کرے گا جو تمام مخلوق کو سنائے گا خبردار! ہر قوم اپنے معبودوں کے ساتھ جا ملے اور ان سے جا ملے جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے۔ تو کوئی بھی نہیں رہے گا جس نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی کی عبادت کی ہوگی مگر اس کے سامنے ان کے معبودوں کی تصویریں آجائیں گی۔ اس دن ملائکہ میں سے ایک حضرت عزیر کی

marfat.com
Marfat.com

صورت میں بنا دیا جائے گا اور ایک فرشتے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں بنا دیا جائے گا۔ یہودی اس کا اور عیسائی اس کا اتباع کریں گے۔ پھر ان کے معبود انہیں جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ یہی وہ بت ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۖ وَ كُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ (الانبیاء) جب صرف مومن رہ جائیں گے۔ ان میں منافق بھی ہوں گے۔ انہیں کہا جائے گا اے لوگو! لوگ چلے گئے۔ تم بھی اپنے معبودوں اور جن کی تم عبادت کرتے تھے ان کے ساتھ مل جاؤ۔ وہ کہیں گے ہمارا تو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ انہیں دوسری اور تیسری دفعہ یہ بات کہی جائے گی۔ وہ یہی بات کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں، کیا تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان کوئی نشانی ہے جسے تم پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی سے پردہ ہٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جو چاہے گا نشانی دکھائے گا۔ وہ پہچان جائیں گے کہ یہ ان کا رب ہے۔ وہ اپنے منہ کے بل سجدہ میں گر جائیں گے اور ہر منافق اپنی گدی کے بل گر پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی ریڑھ کی ہڈی کو گائے کی ریڑھ کی ہڈی کی طرح بنا دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں اذن دے گا۔ وہ اپنے سر اٹھائیں گے۔ جہنم کے اوپر ایک راستہ بنا دیا جائے گا۔ بال جتنا باریک اور تلوار جتنا تیز ہو گا۔ اس پر مہمیز، اچکنے والی چیزیں اور سعدانہ بوٹی جیسے کانٹے ہوں گے۔ اس سے پہلے ایک پھسلاہٹ والی پل ہوگی۔ لوگ اس پر آنکھ جھپکنے، بجلی چمکنے، ہوا گزرنے، عمدہ گھوڑے کی رفتار، عمدہ اونٹوں کی رفتار، تیز رفتار مردوں کی رفتار سے گزر جائیں گے۔ مسلمان نجات پا جانے والے ہیں جس کے چہرے پر خراشیں اور زخم لگتے آئیں وہ نجات پانے والا ہے۔

جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے وہ اس میں داخل ہو جائیں گے۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! تم دنیا میں اپنی ازواج اور اپنے گھروں کے بارے میں اتنے آگاہ نہیں جتنے جنتی اپنی ازواج اور اپنے مساکن سے آگاہ ہیں۔ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے جنتیوں میں سے ہر ایک جنتی بہتر بیویوں پر داخل ہوگا جنہیں اللہ تعالیٰ جنت میں پیدا فرمائے گا۔ دو بیویاں انسانوں میں سے ہوں گی جو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گی۔ ان دونوں کو ان پر فضیلت ہوگی جنہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ وہ ان میں سے پہلی پر ایک ایسے بالا خانے میں داخل ہوگا جو یاقوت کا بنا ہوگا۔ اس میں سونے کی چارپائی پر ہوگا جس کے سر پر موتیوں کا تاج ہوگا۔ اس پر ستر جوڑے سندس واستبرق کے ہوں گے۔ پھر وہ اپنا ہاتھ اس کے کندھوں کے درمیان رکھے گا۔ تو وہ اس کے سینے سے ہاتھ تک کے حصے کو دیکھے گا۔ کپڑوں کے اوپر سے اس کا گوشت اور جلد دیکھ لے گا۔ وہ اس کی پنڈلی کے گودے کو دیکھے گا جس طرح تم میں سے کوئی ایک یاقوت سے اس کے دھاگے کو دیکھتا ہے۔ اس کا جگر اس کے لیے آئینہ ہوگا۔

اسی اثناء میں کہ وہ نہ اس بیوی کو اکتائے گا اور نہ وہ بیوی اسے اکتائے گی، وہ جب بھی اس کے پاس آئے گا تو اسے کنوارا ہی پائے گا۔ وہ نہ جدا ہوں گے اور نہ دکھ دیں گے۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اسے ندا دی جائے گی، اسے کہا جائے گا ہم پہچان چکے ہیں کہ نہ تو اکتاتا ہے اور نہ تجھے اکتایا جاتا ہے، تیری اور بیویاں بھی ہیں۔ وہ وہاں سے نکلے گا اور ان میں سے ایک ایک کے پاس آئے گا۔ جب بھی وہ ان میں سے کسی کے پاس آئے گا تو وہ بیوی اس سے کہے گی اللہ کی قسم! میں جنت میں تجھ

marfat.com
Marfat.com

سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی اور جنت میں تجھ سے زیادہ مجھے کوئی چیز محبوب بھی نہیں۔

فرمایا جب جہنمیوں کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا تو اس میں اللہ کی ایک مخلوق ڈالی جائے گی جو ان کے اعمال کو ہلاک کر دے گی۔ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے جنہیں آگ ان کے گھٹنوں تک پہنچے گی۔ان میں سے کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ ان کے تمام جسم تک پہنچے گی۔صرف چہرہ محفوظ ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔انہیں جہنم میں ندا کی جائے گی۔وہ کہیں گے کون ہماری سفارش ہمارے رب کے حضور کرے گا کہ وہ انہیں جہنم سے نکالے؟ وہ کہیں گے اس کے لیے تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے سوا کون زیادہ حقدار ہوگا؟ مومن حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔وہ عرض کریں گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے۔آپ میں اپنی روح پھونکی اور آپ سے کلام کی۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنی خطا کو یاد کریں گے۔وہ فرمائیں گے میں اس لائق نہیں۔تمہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے خلیل بنایا ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دی جائے گی اور ان سے مطالبہ کیا جائے گا۔وہ اپنی ایک خطا کو یاد کریں گے۔وہ فرمائیں گے میں اس قابل نہیں ہوں۔بلکہ تمہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں قرب بخشا مناجات کے ساتھ اور ان سے کلام کی۔ان پر اللہ تعالیٰ نے تورات نازل فرمائی۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دی جائے گی اور ان سے یہ مطالبہ کیا جائے گا۔وہ اپنی ایک خطا کو یاد کریں گے اور کہیں گے میں یہ کام نہیں کر سکتا بلکہ تمہیں روح اللہ اور کلمۃ اللہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دی جائے گی۔آپ سے اس چیز کا مطالبہ کیا جائے گا۔وہ فرمائیں گے میں اس کا مستحق نہیں بلکہ تمہیں حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضری دینی چاہیے۔لوگ میرے پاس آئیں گے۔میرے پاس تین سفارشوں کا حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے۔میں چلوں گا یہاں تک کہ میں جنت کے دروازے پر پہنچوں گا۔میں دروازے کا حلقہ پکڑ لوں گا۔میں دروازہ کھولنے کا مطالبہ کروں گا۔جو میرے لیے کھول دیا جائے گا۔میں سجدے میں گر پڑوں گا۔مجھے ایسی حمد وثنا کی اجازت دی جائے گی جو مخلوقات میں سے کسی کو بھی اجازت نہ دی گئی۔پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھالو، تو شفاعت کر، تیری شفاعت قبول کی جائے گی، تو سوال کر، تجھے عطا کیا جائے گا۔جب میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو وہ مجھے فرمائے گا جبکہ وہ خوب جانتا ہے، تیرا کیا کام ہے؟ میں عرض کروں گا اے میرے رب! تو نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا تھا پس مجھے شفاعت عطا فرما۔میں عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت میں سے کون جہنم میں پڑا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔جس کی صورت تم پہچانتے ہو اسے نکال لو۔وہ سب نکال لیے جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دے گا۔تو کوئی نبی اور شہید نہیں رہے گا جس نے شفاعت نہ کی ہو۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے جہنم سے نکال لو جس میں دینار برابر خیر پاتے ہو۔وہ سب نکل جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی باقی نہیں بچے گا اور وہ آدمی بھی جہنم میں نہیں رہے گا جس نے کبھی بھی کوئی بھلائی کا کام کیا ہو اور جسے بھی شفاعت کا حق ہوگا وہ شفاعت کرے گا۔

marfat.com

Marfat.com

یہاں تک کہ ابلیس بھی جہنم میں امید لگائے گا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو دیکھے گا کہ ممکن ہے اس کی سفارش کی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں باقی رہ گیا ہوں جبکہ میں ارحم الراحمین ہوں۔ وہ ایک مٹھی بھرے گا تو جہنم سے اتنی مقدار نکالے گا جسے کوئی اور شمار نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایک نہر پر اگائے گا۔ جسے نہر حیوان کہتے ہیں وہ یوں اگیں گے جیسے ایک دانہ اس جگہ اگتا ہے جہاں سیلاب کا گزر ہو جو سورج کی طرف ہوتا ہے وہ سرسبز ہوتا ہے اور جو سائے کی طرف ہوتا ہے وہ زرد ہوتا ہے۔ وہ موتیوں کی طرح اگیں گے۔ ان کی گردنوں میں لکھا ہوگا اَلْجَهَنَّمِيُّوْنَ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ۔ انہوں نے اللہ کی خاطر کبھی بھی بھلائی کا کام نہیں کیا تھا تاہم وہ توحید کا اقرار کرتے تھے۔ وہ جنت میں اسی طرح رہیں گے جبکہ ان کی گردنوں میں یہ لکھا ہوگا۔ پھر وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم سے یہ لکھا ہوا پروانہ مٹا دو۔ تو اللہ تعالیٰ اسے مٹا دے گا۔

وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ وُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾

"اور جگمگا اٹھے گی زمین اپنے رب کے نور سے اور رکھ دیا جائے گا دفتر عمل اور حاضر کئے جائیں گے انبیاء اور (دوسرے) گواہ اور فیصلہ کر دیا جائے گا ان کے درمیان انصاف سے اور ان پر (رتی بھر) ظلم بھی نہیں کیا جائے گا۔ اور پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ہر شخص کو جو اس نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کام لوگ کرتے ہیں"۔

ابن جریر نے سدی سے یہ قول نقل کیا ہے وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ یعنی زمین روشن ہو گئی اور الْكِتٰبُ سے مراد حساب ہے۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ اس کے نور میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کریں گے مگر اس قدر کے جیسے وہ صاف دن میں تکلیف محسوس کرتے تھے جس میں دھواں نہ ہوتا۔ یہاں الشُّهَدَآءِ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ کی راہ میں شہید کیا گیا۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ بِالنَّبِیّٖنَ سے مراد رسول ہیں اور الشُّهَدَآءِ سے مراد وہ گواہ ہیں جو پیغام حق پہنچانے کے بارے میں گواہی دیں گے۔ ان میں سے نہ کوئی طعن کرنے والا ہوگا اور نہ ہی کوئی لعان کرنے والا ہوگا۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الشُّهَدَآءِ سے مراد وہ لوگ ہیں جو پیغام رسالت کے پہنچانے اور امتوں نے جو ان کی تکذیب کی اس بارے میں گواہی دیں گے۔(3)

وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 40، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ ایضاً، جلد 24، صفحہ 40-39 3۔ ایضاً، جلد 24، صفحہ 40

marfat.com
Marfat.com

اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾

''اور ہانکے جائیں گے کفار جہنم کی طرف گروہ در گروہ۔ جب اس کے پاس آئیں گے تو کھول دیے جائیں گے اس کے دروازے اور پوچھیں گے ان سے دوزخ کے پہرے دار کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس پیغمبر تم میں سے جو پڑھ کر سناتے تمہیں تمہارے رب کی آیتیں اور ڈراتے تمہیں اس دن کی ملاقات سے۔ کہیں گے بے شک آئے تھے لیکن ثبت ہو چکا تھا (لوح محفوظ میں) عذاب کا حکم کفار پر۔ ان سے کہا جائے گا داخل ہو جاؤ دوزخ کے دروازوں سے اس حال میں کہ تم ہمیشہ اس میں رہو گے۔ پس کتنا برا ٹھکانہ ہے مغروروں کا''۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جہنم کی طرف جب جہنمیوں کو لے جایا جائے گا تو ان کی گردنوں کو جہنم کی آگ کی ایک ایسی لپک پہنچے گی کہ جو ان کی ہڈیوں پر کوئی گوشت نہیں چھوڑے گی مگر ان کی پنڈلیوں میں جا ڈالے گی۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ کافروں پر عذاب ان کے برے اعمال کی وجہ سے ثابت ہو گا۔ (1) واللہ اعلم۔

وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾

''اور لے جایا جائے گا انہیں جو ڈرتے رہے تھے (عمر بھر) اپنے رب سے جنت کی طرف گروہ در گروہ۔ حتیٰ کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور جنت کے دروازے پہلے ہی کھول دیے گئے ہوں گے تو کہیں گے انہیں جنت کے محافظ تم پر سلام ہو، تم خوب رہے، پس اندر تشریف لے چلو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے''۔

امام احمد، عبد بن حمید اور امام مسلم رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہو گی وہ اس چاند کی صورت میں ہو گی جو چودھویں رات کو ہوتا ہے۔ جو

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 41، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

ان کے بعد جنت میں داخل ہوگی وہ روشن ستارے سے زیادہ روشن ہوں گے جو آسمان میں چمک رہا ہوتا ہے۔(1)

امام ابن مبارک نے زہد میں، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن راہویہ، عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا نے صفۃ الجنۃ میں، بیہقی نے البعث میں اور ضیاء مقدسی نے المختارہ میں حضرت علی شیر خدا سے روایت نقل کی ہے جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے۔ انہیں جماعت کی صورت میں جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ جنت کے دروازے کے پاس پہنچیں گے تو اس کے پاس ایک درخت پائیں گے جس کے تنے کے نیچے سے دو جاری چشمے نکلیں گے۔ وہ ایک طرف جائیں گے اور اس سے پئیں گے تو ان کے پیٹوں میں جو تکلیف، آلودگی اور دکھ ہوگا وہ نکل جائے گا۔ پھر وہ دوسرے چشمے کا ارادہ کریں گے۔ اس سے پاکیزگی حاصل کریں گے۔ ان پر نعمتوں کی تروتازگی ہوگی۔ اس کے بعد ان کے چہرے بشرے میں تبدیلی نہ ہوگی اور نہ ہی ان کے بالوں میں پراگندگی ہوگی۔ گویا ان بالوں کو تیل لگا دیا گیا ہو۔ پھر وہ جنت کے داروغوں تک پہنچیں گے اور وہ کہیں گے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ پھر بچے ان کا استقبال کریں گے۔ وہ ان کے اردگرد یوں گردش کریں گے جس طرح دنیا والے دوست کے اردگرد چکر لگاتے ہیں۔ وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے جو عزت تیار کر رکھی ہے اس کی تمہیں بشارت ہو۔ پھر ان بچوں میں سے ایک ان کی بعض بیویوں کے پاس جائے گا جو حور عین میں سے ہوں گی۔ وہ بچہ کہے گا فلاں آیا ہے۔ اسے دنیا میں اس نام سے پکارا جاتا تھا۔ وہ بیوی کہے گی تو نے اسے دیکھا ہے؟ وہ بچہ کہے گا۔ میں نے اسے دیکھا ہے۔ خوشی اسے ہلکا بنا دے گی یہاں تک کہ وہ بیوی دروازے کی دہلیز پر کھڑی ہو جائے گی۔ جب وہ جنتی اپنے گھر تک پہنچے گا تو مکان کی بنیاد میں ایک چیز دیکھے گا تو موتیوں کی ایک چٹان ہے جس پر سبز، زرد، سرخ اور ہر قسم کے موتی ہیں پھر وہ اپنا سر اٹھائے گا تو اس کے چھت کی طرف دیکھے گا تو گویا وہ بجلی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر نہ کیا ہوتا کہ کوئی تکلیف نہ ہوگی تو اس کی نظر جاتی رہتی۔

پھر وہ اپنی نظر جھکائے گا تو وہ اپنی بیویوں کو دیکھے گا۔ وہاں یہ چیزیں پڑی ہوں گی جن کا ذکر قرآن حکیم میں ہے وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾ (الغاشیہ) وہ ان نعمتوں کو دیکھے گا۔ پھر وہ اپنے پلنگ پر ٹیک لگائے گا پھر وہ کہے گا: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۗ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ (الاعراف: 43) پھر ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا۔ تم زندہ رہو گے، کبھی بھی نہیں مرو گے۔ تم ہمیشہ مقیم رہو گے، سفر نہیں کرو گے، تم تندرست رہو گے اور مریض نہیں ہو گے۔(2) واللہ اعلم۔

امام بخاری، امام مسلم اور طبرانی نے سہل بن سعد سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے۔ اس دروازے سے صرف روزے دار داخل ہوں گے۔(3)

امام مالک، امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور ابن حبان رحمہم اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ

1۔ صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واہلہا، جلد 2، صفحہ 379، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 136 (2646)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ صحیح بخاری، باب صفۃ ابواب الجنۃ، جلد 1، صفحہ 461، وزارت تعلیم اسلام آباد

marfat.com
Marfat.com

نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال میں سے دو جوڑے خرچ کیے اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ جنت کے کئی دروازے ہیں۔ جو نمازی ہوگا اسے نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو روزے دار ہوگا اسے باب ریان سے بلایا جائے گا۔ جو صدقہ وخیرات کرنے والا ہوگا اسے صدقہ والے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہد ہوگا اسے جہاد والے دروازے سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ کیا کوئی ایسا بھی ہے جسے ہر دروازے سے بلایا جائے؟ فرمایا ہاں میں امید کرتا ہوں کہ تو ان میں سے ہوگا۔ (1)

امام ابن ابی الدنیا نے صفۃ الجنۃ میں، ابو یعلی، طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ سات بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لیے کھلا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ سورج اس جانب سے طلوع ہو۔ (2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ایک دروازہ نمازیوں کا، ایک دروازہ روزے داروں کا، ایک حاجیوں کا، ایک عمرہ کرنے والوں کا، ایک مجاہدین کا، ایک ذکر کرنے والوں کا اور ایک دروازہ شکر کرنے والوں کا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر عمل کے لیے جنت کے دروازوں والے ہیں۔ وہ اس دروازہ سے اس عمل کرنے والے کو بلائیں گے۔

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو انسان کو اس کے سب سے بڑے عمل والے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جب نماز افضل ہوگی تو اس آدمی کو نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اگر اس کے روزے افضل ہوں گے تو اسے روزے والے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اگر جہاد افضل ہوا تو اسے جہاد والے دروازے سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو دو عملوں کی وجہ سے بلایا جائے گا؟ فرمایا ہاں تو (ان میں سے ہے)۔

امام طبرانی نے الاوسط میں، خطیب رحمہما اللہ نے المتفق والمفترق میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ضحیٰ کہتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا وہ لوگ کہاں ہیں جو ہمیشہ چاشت کو نماز پڑھتے تھے؟ یہ ہے تمہارا دروازہ، اللہ کی رحمت کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ۔ (3)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے۔ ان پر ایک ایسا دن آئے گا جس وقت اس پر بھیڑ ہوگی۔

1۔ صحیح بخاری، باب الریان للعائمین، جلد 1، صفحہ 55-254، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ مسند ابو یعلی، جلد 4، صفحہ 331 (4991)، دار الکتب العلمیہ بیروت 3۔ مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰۃ، جلد 2، صفحہ 497 (3433)، دار الفکر بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان ہے یا مکہ مکرمہ اور بصرہ کے درمیان فاصلہ ہے۔(1)

ابن ابی شیبہ نے حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے خطبہ دیا کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے۔ جنت کے دروازوں پر ایک ایسا دن آئے گا کہ ہر دروازے پر بھیڑ ہوگی۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان تیز رفتار سوار کے لیے چالیس سال کی مسافت ہے۔ ان پر ایک ایسا دن آئے گا کہ ان پر سخت بھیڑ ہوگی۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو حرب بن ابو اسود دیلی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی اپنے گناہ کے باعث سو سال تک جنت کے دروازے پر رکا رہے گا۔ وہ اپنی بیویوں اور خادموں کو دیکھے گا۔(3)

امام احمد اور بزار رحمہما اللہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: جنت کی چابیاں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی ہے۔(4)

امام طیالسی اور دارمی رحمہما اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی چابیاں نماز ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، دارمی، امام مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت عمر بن خطاب سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو بھی اچھی طرح وضو کرے پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو۔(5)

امام نسائی، امام حاکم اور ابن حبان رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کہا جو آدمی بھی پانچ نمازیں پڑھتا ہے، رمضان میں روزے رکھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، ساتوں گناہ کبیرہ سے اجتناب کرتا ہے تو قیامت کے روز اس کے لیے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔(6)

امام احمد، ابن جریر اور بیہقی نے حضرت عتبہ بن عبداللہ سلمی سے روایت نقل کی ہے جس بندے کے تین بیٹے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو وہ اس کا جنت کے آٹھوں دروازوں سے اس استقبال کرتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو۔(7)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجنۃ، جلد 7، صفحہ 40 (34037)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
2۔ ایضاً، (34038)
3۔ ایضاً، (34039)
4۔ مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 420، دار صادر بیروت
5۔ صحیح مسلم، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، جلد 1، صفحہ 122، وزارت تعلیم اسلام آباد
6۔ سنن نسائی، باب وجوب الزکوٰۃ، جلد 5، صفحہ 9، دار الحدیث قاہرہ
7۔ مسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 184، دار صادر بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی دو بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں یا دو پھوپھیاں ہوں یا دو خالائیں ہوں، وہ ان کی نگہداشت کرے تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔(1)

امام طبرانی رحمہ اللہ الاوسط میں سند حسن کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: جو عورت بھی اپنے رب سے ڈرے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اسے کہا جاتا ہے جس سے چاہو داخل ہو۔(2)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری امت کو چالیس احادیث یاد کرائیں جس کے ساتھ وہ انہیں فائدہ پہنچانا چاہتا تھا تو اسے کہا جائے گا جنت کے جس دروازے سے چاہتا ہے داخل ہو جا۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ کا معنی ہے تم اللہ تعالیٰ کی طاعت کے ساتھ پاکیزہ ہو۔

وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَ تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾

"اور وہ (خوش بخت) کہیں گے ساری تعریفیں اس اللہ (کریم) کے لیے جس نے پورا فرمایا ہمارے ساتھ اپنا وعدہ اور وارث بنا دیا ہمیں اس (پاک) زمین کا۔ اب ہم ٹھہریں گے جنت میں جہاں چاہیں گے۔ پس کتنا عمدہ اجر ہے نیک کام کرنے والوں کا۔ اور (اے حبیب!) آپ دیکھیں گے فرشتوں کو حلقہ باندھے کھڑے ہوں گے عرش کے اردگرد، تسبیح پڑھ رہے ہوں گے اپنے رب (جلیل) کی حمد کے ساتھ اور فیصلہ کر دیا گیا ہو گا ان کے درمیان حق کے ساتھ۔ اور کہا جائے گا سب تعریفیں اللہ کے لیے جو رب العالمین ہے"۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے: یہاں الْاَرْض سے مراد جنت کی زمین ہے۔

امام ہناد رحمہ اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام ابن منذر نے حضرت ابن جریج سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ان کی مشیت وہاں تک پہنچے گی جو انہیں عطا کیا گیا۔

1۔ مجمع الزوائد، باب فی نفقۃ الرجل علی نفسہ واہلہ وغیر ذلک، جلد 3، صفحہ 301 (4661)، دار الفکر بیروت

2۔ ایضاً، باب حق الزوج علی المرأۃ، جلد 4، صفحہ 563 (7636)

marfat.com

Marfat.com

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کی زمین کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا وہ سفید اور صاف ہوگی۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت نقل کی ہے کہ جنت کی زمین چاندی کا سنگ مرمر ہوگی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عطار حمہ اللہ سے حَآفِّيْنَ کا معنی چکر لگانے والے نقل کیا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ عرش کو گھیرے ہوئے ہوں گے۔(1)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جبل الخلیل، جبل الطور اور جبل الجودی میں سے ہر ایک قیامت کے دن سفید موتی کا ہوگا۔ جو آسمان وزمین کے درمیانی حصے کو روشن کردے گا۔ یعنی انہیں بیت المقدس کی طرف لوٹایا جائے گا اور اس کے اطراف میں انہیں رکھا جائے گا۔ اسی پر اللہ جل شانہ کی کرسی رکھی جائے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کا آغاز حمد سے اور اس کا اختتام بھی حمد سے کیا۔ اس کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خلق السموات والْاَرْضَ سے اور اس کا اختتام اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے کیا۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت وہب رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے: جو یہ ارادہ رکھتا ہو کہ وہ یہ پہچانے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں کیسے فیصلہ فرماتا ہے تو وہ سورۂ زمر کے آخر حصہ کو پڑھے۔

تمت بالخیر

19 اگست 2003ء بروز منگل

محمد بوستان

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 24، صفحہ 45، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 138 (2650)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com